لکھنؤ

تعمیرِ حیات

پندرہ روزہ

قانونِ قدرت کا اٹل فیصلہ

اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون قدرت کا ہمیشہ سے یہ اٹل فیصلہ رہا ہے کہ جب بد اخلاقی، فتنہ وفساد، خونریزی، جبر وظلم اور حق کے مقابلہ میں بغض وحسد کسی جماعت کا قومی مزاج بن جاتے ہیں اور چند افراد میں نہیں بلکہ پوری قوم کے اندر یہ امور نشو ونما پاجاتے ہیں تو پھر قبول حق کی صحیح استعداد ان سے سلب کرلی جاتی ہے ——

—— جب ان کی حالت اس درجہ تک پہونچ جاتی ہے تو اب اللہ تعالیٰ کا قانون "پاداش عمل" بروئے کار آتا ہے اور آخرت کے عذاب الیم کے علاوہ دنیا میں ہی ان کو ایسی ہلاکت وبربادی سے دوچار کر دیتا ہے کہ اس قوم کا تمام کبر وغرور، شر وفساد کی شعلہ سامانیاں ذلت وخواری کے ساتھ خاک کردی جاتی ہیں اور ان کی قومی زندگی کو قعر مذلت میں پھینک دیا جاتا ہے تاکہ ان کی آنکھیں مشاہدہ کرلیں اور عبرت آموز قلب بھی یہ سمجھ لیں کہ حقیقی عزت وسربلندی کے مالک تم نہیں ہو اور ذلت وعزت تمہارے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ اس قادر مطلق ہستی کے قبضہ میں ہے جو کائنات ہست وبود کا خالق ومالک ہے اور جس کا یہ اعلان ہے کہ بدکاروں کے لئے انجام کار ذلت ورسوائی کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور حقیقی عزت نیکوکاروں ہی کے لئے ہے اور وہی اس حقیقت کے پیش نظر جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

ماخوذ از: قصص الانبیاء واصحاب صالحین

۱۰ ستمبر ۱۹۹۸ء | سالانہ سو روپے | فی شمارہ ۵ روپے

Regd No. LW/NP56
Fax No.: (0522)330020
FORTNIGHTLY
Principal off : 372336
Guest House : 323864

TAMEER-E-HAYAT

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India) Rs. 5/-

لکھنؤ کے قدیم مشہور ومعروف صندل سے تیار کردہ خوشبودار عطریات، عمدہ واعلیٰ قسم کے روغنیات وعرق کیوڑہ، عرق گلاب ودیگر عطریات کی ——
IZHAR AHMAD & SONS Perfumers CHOWK, LUCKNOW-3
ایک قابل اعتماد دوکان - ایک مرتبہ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں
SHOP. 241176
RES. 268898
خط وکتابت کا پتہ
اظہار احمد اینڈ سنس پرفیومرس، چوک لکھنؤ

آپ کی خدمت میں جدید ودلکش
سونے چاندی کے زیورات کیلئے
ہمارا نیا شوروم
گہنہ پیلس
حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد فہیم خاں محمد معروف خاں
ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ چوک لکھنؤ
فون نمبر ۲۶۰۴۳۳

تعمیر حیات میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مئو کے نورانی تیل کی خاص پہچان
لیبل پر لائسنس نمبر U-18/77 اور کیپ کے اوپر MAU CITY دیکھ کر خریدیں
نورانی تیل
درد، زخم، چوٹ، کٹنے جلنے کی مشہور دوا
انڈین کیمیکل کمپنی، مئوناتھ بھنجن (یو۔پی)

چشمہ ساگر
جاپانی کمپیوٹر کے ذریعہ آنکھوں کی جانچ ہوتی ہے۔
AUTO REFRCCTO METER AR.860
فوٹوکرامک، کوٹیڈ لینس، ہائی انڈیکس ریزن لینس، فینسی اور دھوپ کے چشموں کا خاص مقام۔
—— ایک بار خدمت کا موقع دیں ——
آپٹیشین۔ اے۔ رحمٰن (علیگ)
شنکرجی کی مورتی کے نزدیک، معتبرگنج۔ اعظم گڑھ

۷۹/۹
۱۲۳۹۹۲

پندرہ روزہ
تعمیرِ حیات
لکھنؤ

مجلس صحافت و نشریات دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

شمارہ نمبر ۲۱	۱۷ر جمادی الاول ـ مطابق ـ ۱۰ر ستمبر ۱۹۹۸ء	جلد نمبر ۳۵

:- زیر نگرانی :-
مولانا قاضی معین اللہ صاحب ندوی (نائب ناظم ندوۃ العلماء)
مولانا ڈاکٹر عبد اللہ عباس صاحب ندوی (معتمد تعلیمات دار العلوم ندوۃ العلماء)
مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی (مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء)
پروفیسر وصی احمد صدیقی صاحب (معتمد مالیات ندوۃ العلماء)

:- مدیر مسؤل :-
شمس الحق ندوی
:- مجلس ادارت :-
مولانا نذر الحفیظ ندوی، مولانا محمد خالد ندوی
مولانا عبد اللہ حسنی ندوی، ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی

زر تعاون
سالانہ ـــــــ ۱۰۰ روپے
فی شمارہ ـــــــ پانچ روپے
:- بیرونی ممالک فضائی ڈاک :-
ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک
ـــــــ ۲۵ ڈالر
:- بیرونی ممالک بحری ڈاک :-
بحری ڈاک جملہ ـــــــ ۱۰ ڈالر

اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے، لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا یہ خادم ندوۃ العلماء کا ترجمان آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ سو روپے بذریعہ منی آرڈر دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

گذارش

خط و کتابت اور منی آرڈر کرتے وقت کوپن (پیغام سلپ) پر خریداری نمبر کیساتھ مکمل نام و پتہ ضرور لکھیں، خریداری نمبر ہر پتہ کی سلپ پر لکھا رہتا ہے اگر آپ جدید خریدار ہیں تو اس کی صراحت ضرور کریں اس سے دفتری کارروائی میں آسانی اور جلدی ہوتی ہے۔ ـــــــ منیجر

خط و کتابت کا پتہ

منیجر تعمیرِ حیات پوسٹ بکس ۹۳ ندوۃ العلماء لکھنؤ 226007 یوپی
ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ کریں

پرنٹر و پبلشر شاہد حسین نے پاریکھ آفسٹ میں طبع کراکے دفتر تعمیر حیات مجلس صحافت و نشریات ندوۃ العلماء لکھنؤ سے شائع کیا

حامد

مکارمِ اخلاق

حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ

جنت سے محظوظ:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں اور باہر کی سب چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) جو اچھی طرح بات کریں (یعنی منہ چڑھا کر نہیں) (۲) لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ (۳) ہمیشہ روزہ رکھیں اور (۴) ایسے وقت میں تہجد پڑھیں کہ لوگ سو رہے ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! (۱) سلام کا آپس میں رواج ڈالو (۲) کھانا کھلایا کرو (۳) صلہ رحمی کیا کرو، (۴) رات کے وقت جب سب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے (مشکوٰۃ صدقات ص۳۶۹)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پائی جائیں، حق تعالیٰ شانہٗ مرنے کے وقت کو اس پر آسان کر دیتے ہیں اور جنت میں اس کو داخل کر دیتے ہیں۔ ضعیف پر مہربانی والدین پر شفقت، ماتحتوں پر احسان۔

جنت سے محروم:- ایک حدیث میں ہے کہ چار قسم کے آدمی ایسے ہیں کہ جن کو اللہ جل شانہٗ نہ تو جنت میں داخل فرمائیں گے اور نہ جنت کی نعمتیں ان کو چکھنا نصیب ہوں گی۔ (۱) شرابی (۲) سود خور (۳) ناحق یتیم کا مال کھانے والا (۴) والدین کا نافرمان (درمنثور)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت میں نہ تو چال باز (دھوکہ باز) داخل ہوگا، نہ بخیل اور نہ صدقہ کر کے احسان جتانے والا (مشکوٰۃ)

چار معزز اعمال:- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ (۱) جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے ۲۔ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔ (۳) زبان سے کوئی بات نکالے تو بھلائی کی نکالے ورنہ چپ رہے۔ ۴۔ صلہ رحمی کرے۔ (مشکوٰۃ)

دس مہلک اعمال:- حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (۱) جس قوم میں خیانت کا غلبہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے دلوں میں دشمنوں کا خوف ڈال دیں گے اور (۲) جس قوم میں زنا کی کثرت ہوگی اس میں اموات کی کثرت ہوگی۔ (۳) جو جماعت ناپ تول میں کمی کرے گی اس کی روزی میں کمی ہوگی اور (۴) جو جماعت حق کے خلاف فیصلے کرے گی اس میں قتل کی کثرت ہوگی اور (۵) جو لوگ بد عہدی میں مبتلا ہوں گے ان پر اللہ جل شانہٗ کسی دشمن کو مسلط فرما دیں گے۔ (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ (۶) جب میری امت اپنے علماء سے بغض رکھنے لگے اور (۷) بازاروں کی تعمیر کو نمایاں کرنے لگے اور (۸) روپیہ جمع کرنے پر نکاح کرنے لگے تو حق تعالیٰ شانہٗ ان پر چار چیزیں مسلط فرما دیں گے۔ زمانہ کا قحط۔ بادشاہ کا ظلم، حکام کی خیانت اور دشمنوں کا حملہ۔ (حاکم، الاعتدال)

ایک حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ جلد عذاب لانے والا گناہ ظلم ہے۔ اور جھوٹی قسم ہے کہ یہ مال کو بھی ضائع کرتے ہیں اور عورتوں کو بانجھ کر دیتے ہیں اور آبادیوں کو خالی کر دیتے ہیں۔ (درمنثور۔ الاعتدال ص۳۰۳)

عذاب قبر:- ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر ہوا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب قبر ہو رہا ہے، ایک کو لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے اور دوسرے کو پیشاب میں احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے (فضائل رمضان)

آدمی کی زینت:- حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ آدمی حلال کمائی اور سچ بولنے کے برابر کسی چیز سے بھی زینت نہیں پاتا (الاعتدال)

پکے اعمال:- ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ پکے اعمال تین چیزیں ہیں (۱) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ (۲) اپنے بارے میں انصاف کا معاملہ کرنا (۳) بھائی کے ساتھ مالی ہمدردی کرنا۔ (الاعتدال)

حکمتِ لقمان:- ایک شخص حکیم لقمان کے پاس ہو کر گزرا۔ ان کے پاس اس وقت مجمع بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا کیا تو فلاں قوم کا غلام نہیں ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے پھر پوچھا کیا تو وہی نہیں ہے جو فلاں پہاڑ پر بکریاں چرایا کرتا تھا؟ انھوں نے کہا ہاں اس نے پوچھا تو اس مرتبہ یہاں تک کیسے پہونچ گیا؟ انھوں نے جواب میں فرمایا چند چیزوں کی پابندی کرنے سے (۱) اللہ تعالیٰ شانہٗ کا خوف ۲۔ بات میں سچائی۔ (۳) امانت کا پورا پورا ادا کرنا۔ ۴۔ بیکار گفتگو سے احتراز (فضائل صدقات ص۳۶۹)

لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی: بیٹا! جھوٹ سے اپنے کو محفوظ رکھو، جھوٹ بولنا چڑیا (پرند) کے گوشت کی طرح لذیذ تو معلوم ہوتا ہے لیکن بہت جلد جھوٹ بولنے والے شخص کے ساتھ دشمنی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ بیٹا! نہ تو تم اتنا میٹھا بنو کہ لوگ تمہیں نگل جائیں۔ اور نہ اتنا کڑوا بنو کہ لوگ تھوک دیں۔ بیٹا! جاہل سے دوستی نہ کرو ایسا نہ ہو کہ اس کی جہالت کی باتیں تمہیں اچھی معلوم ہونے لگیں۔ اور حکیم سے دشمنی مول نہ لو۔ اپنے کاموں میں علماء سے مشورہ کر لیا کرو۔ بیٹا!

(باقی ص۳۱ پر)

اس شمارے میں

۱	مکارم اخلاق	حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ	۳
۲	حیات خوش انجام (اداریہ)	ع ۔ ع ۔ ن	۵
۳	شرفاء اور اونچے گھرانوں کی بیماریاں	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	۶
۴	نو عمر حافظ قرآن	عطاء الرحمن عبد الرؤف ندوی	۹
۵	سیکولرزم کیا ہے؟	مولانا سید واضح رشید ندوی	۱۰
۶	عظمت صحابہؓ	حضرت مولانا محمد احمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۳
۷	مولانا ولایت علی کی یاد (خط)	محمد اشرف اسماعیل	۱۵
۸	زبان اور اس کی کرشمہ سازیاں	عطاء الرحمن صدیقی ندوی	۱۷
۹	امت مسلمہ کا مستقبل	محمد شعیب ندوی	۲۰
۱۰	عالم اسلام	محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی	۲۳
۱۱	بلا تبصرہ	ـــــــ	۲۴
۱۲	سوال وجواب	محمد طارق ندوی	۲۵
۱۳	مطالعہ کی میز پر	محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی	۲۶
۱۴	جامعہ ازہر مصر میں تین ماہ	مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری	۲۷
۱۵	کھل جائیں گے اسرار.... (نظم)	قیصر صدیقی ندوی	۲۹
۱۶	دل کا اندھاپن	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	۳۱

شرائط ایجنسی

۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایجنسی جاری نہیں کی جاتی
۲۔ فی کاپی ۱۰/= روپئے کے حساب سے زر ضمانت پیشگی روانہ کرنا ضروری ہے۔
۳۔ کمیشن جوابی خط سے معلوم کریں۔

نرخ اشتہار

۱۔ تعمیر حیات کا فی کالم سینٹی میٹر Rs-20/=
۲۔ کمیشن تعداد اشاعت کے مطابق ہوگا جو آرڈر دینے پر متعین ہوگا
۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیشگی جمع کرنا ضروری ہے۔

بیرون ملک نمائندے

مدینہ منورہ
Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O. Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH-(K.S.A)

برطانیہ
MR. M. AKRAM NADWI
O.C.I.S.
St. cross college
Oxford 0x1 3TU-U.K.

ساؤتھ افریقہ
MR. M. YAHYA SALLO NADWI SB.
P.O. Box No. 388
Vereninging
(S. AFRICA)

قطر
MR. ABDUL HAI NADWI SB
P.O. Box No. 10894
DOHA-QATAR

دبئی
MR. QARI ABDUL HAMEED NADWI SB.
P.O. Box No. 12525
DUBAI- (U.A.E.)

پاکستان
MR. ATAULLAH SB.
Sector A-50, Near sau Quater
H. No. 109 Town Ship Kaurangi
KARACHI-31 (PAKISTAN)

امریکہ
DR. A.M. SIDDIQUI SB.
98-Conklin Ave
Woodmere
NEW YORK 11598 (U.S.A.)

اداریہ

حیاتِ خوش انجام

گذشتہ ماہ (۶ اگست ۱۹۹۸ء) دیار اودھ کے ایک نامور طبیب حکیم انعام اللہ صاحب نے وفات پائی، لکھنؤ سے ستر کیلو میٹر پر ایک قدیم قصبہ "انہونہ" آپ کا مستقر تھا۔ علی گڑھ میں سال کا معتد بہ حصہ گذارتے تھے۔ دونوں جگہ آپ کے مطب و معالجہ کی شہرت تھی۔

حکیم صاحب مرحوم ایک نامور طبیب اور عالم دین تھے۔ بزرگوں کی صحبتیں اٹھائی تھیں، اور خود بھی ایک بڑے خدا ترس بزرگ تھے ان کے حق میں، بزرگوں نے درازیٔ عمر کی جو دعائیں کی تھیں وہ مقبول ہوئیں اور ۹۱ سال کی عمر پائی آخر آخر تک دل و دماغ کام کرتے رہے یادداشت میں کوئی کمی نہیں آئی حافظہ قوی تھا۔ معمولات، گفتار و کردار میں کوئی فرق نہیں آیا، ضعف پیری کا ہونا تو ایک قدرتی امر اور سُنت تکوینی کا تقاضہ ہے۔ ادھر کئی سال سے مختلف امراض کے حملے ہوتے رہے ٹانگیں زیادہ کمزور ہوگئی تھیں جسم کی لاغری بڑھ رہی تھی مگر معنوی قوی پوری طرح قائم رہے چہرہ ذکر کے انوار سے تاباں و درخشاں تھا، اندرونی کرب والم کا اثر لوگ ظاہری سراپا میں نہیں پاتے تھے۔ بصارت پر بھی عمر کا معمولی اثر آگیا تھا۔ مگر خداداد بصیرت روز افزوں ترقی پذیر تھی۔

کئی بار حج و زیارت مدینہ منورہ سے سرفراز ہو چکے تھے، مگر زیارت حرمین شریفین کی آرزو ختم کیا مضمحل بھی نہیں ہوئی تھی۔

مصلحت نیست مرا سیری ازاں آب حیات ٭ ضاعف اللّٰہ بہ کلّ زمانٍ عطشی

(اس آب حیات سے سیری میرے حق میں نہیں ہے۔ اللہ اس پیاس کو ہمیشہ دوگنا چوگنا کرتا رہے)

راقم آثم حضرت مرحوم کی خدمت میں مریض کی حیثیت سے بھی حاضر ہوا اور ایک معتقد و نیاز مند کی حیثیت سے بھی بزرگانہ شفقت اور خورد نوازی اللہ والوں کی شان ہے۔ بے تصنع پذیرائی اور بے تکلف مہمان داری سے ہمیشہ دل منت گزار و سیراب ہوا۔

حکیم صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے مکان کے احاطہ ہی میں ایک چھوٹی سی مسجد اپنے خرچ پر اور اپنی نگرانی میں بنائی تھی۔ اس مسجد میں نہ تو سنگ مرمر کا فرش ہے اور نہ آیات و نقوش سے در و دیوار کو مزین کیا گیا ہے، مگر اس میں جاذبیت اور کشش بے پناہ ہے۔ اہل بصیرت اور خاصان خدا کو کیا انوار نظر آتے ہوں گے۔ اس کا مجھے پتہ نہیں، ایک عامی و عاصی صرف اتنا کہہ سکتا ہے کہ اس مسجد میں جاکر مانوسیت اور دلجمعی کا احساس ہوتا تھا۔ آج اس مسجد کے باہر پس دیوار آپ کی دائمی آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قبر کو اپنے نور سے بھر دے اور صاحب قبر کو اپنی رحمتوں کے آغوش میں رکھے۔ اس موقع پر مصر کے مشہور شاعر احمد شوقی کا وہ شعر بے ساختہ یاد آیا جو انھوں نے مولانا محمد علی جوہرؔ کے لیے کہا تھا آج حکیم علیہ الرحمہ کو یاد کرکے دعا بن کر زبان پر آرہا ہے۔

نَم فِی جوار اللّٰہ ما بک غربۃ
فی ظل بیت أنت من ابنائہ

(خانۂ خدا کے جوار میں سو جائیے، کوئی مسافرانہ اجنبیت نہیں ہے۔ آپ اس گھر کے سایہ تلے ہیں جس کے آپ ایک خادم تھے)

موت برحق ہے جس سے آج نہیں کل دیر یا سویر ہر ایک کا سابقہ پڑنا ہی ہے مگر وہ موت جو زندگی بھر کی تھکن دور کردے اور مطلوب حقیقی تک پہونچادے۔ مبارک ہے اور وہ زندگی جس کا خاتمہ اس طرح ہو وہ حیات خوش انجام ہے۔

شرفا اور اونچے گھرانوں کی خاص بیماریاں

اور ان کے لیے ترقی کا واحد راستہ

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

٢٥ر نومبر ١٩٨٣ء کو دیپال پور کی نئی مسجد میں ایک مدرسہ کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی مدظلہ العالی نے یہ پر اثر تقریر فرمائی، تقریر کی اہمیت کے پیش نظر ہم اس کو ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

میرے بھائیو اور دوستو! آپ حضرات بہت دیر سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اور علمائے کرام اور قرآن مجید کے شارحین اور خدمت کرنے والوں[1] کی تقریریں سنتے رہے ہیں، اب بظاہر کسی تقریر کی ضرورت نہیں لیکن اس خیال سے کہ اکثر جگہ جہاں جانا ہوا ہے وہاں کچھ نہ کچھ میں عرض کرتا ہوں، آپ لوگوں کو کہیں خیال نہ ہو کہ یہیں آکر میں نے کیوں خاموشی اختیار کی اور کچھ نہیں کہا؟ حالانکہ یہاں سے جو تعلق ہے وہ آپ کو معلوم[2] ہے، دیپال پور کے رہنے والوں کی دعوت پر ہی ہم لوگ آئے ہیں، اور یہیں کچھ نہ کہا جائے یہ مناسب نہیں، اس لیے میں مجبوراً اٹھ گیا، ورنہ خدا کے فضل سے آپ کی جھولی قرآن وحدیث کی باتوں اور اللہ و رسول کے اقوال سے بھر چکی ہے

خواص کے ساتھ خصوصی معاملہ:

میں صرف ایک بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا قانون امت مرحومہ کے ساتھ الگ ہے، اور دوسری قوموں کے ساتھ الگ ہے۔ اور ہم آپ سب بھی ایسا کرتے رہتے ہیں، مثلاً مکتب میں کئی لڑکے بٹھائے جائیں تو ایک لڑکا جس سے دور کا تعلق نہیں، کہیں پاس پڑوس کا آگیا ہے، کسی نے بھرتی کر دیا ہے، اس کے خاندان کو بھی ہم نہیں پہچانتے اس سے کسی قسم کا جذباتی، خاندانی لگاؤ نہیں، وہ اگر نہیں پڑھتا تو استاد یا مدرسے کے جو ذمہ دار ہوتے ہیں وہ طرح دے جاتے ہیں، اور چشم پوشی کرتے ہیں، سُنی اَن سُنی بھی کر دیتے ہیں، بھاگ جائے تو بھاگنے دیتے ہیں، لیکن گھر کا کوئی لڑکا کسی معزز گھرانہ کا جن کا اس مدرسے کے قائم کرنے میں خاص ہاتھ ہوتا ہے ان کا بڑا احسان ہوتا ہے، یا مدرسے کے پڑھانے والے استاد وغیرہ اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ایسے کسی گھر کا لاڈلا بچہ مکتب میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہوتا، سبق یاد کرے نہ یاد کرے، چلو چلنے دو وقت پورا کر کے چلا جائے یا بھاگتا ہو، چوری کی عادت پڑ جائے تو ایسے ہی منہ پھیر لو، آنکھ بند کر لو، یہ نہیں ہوا کرتا، پھر اللہ تعالیٰ کا اس امت مرحومہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنا جو قانون بنا دیا ہے، عزت کا اور ترقی کا اس قانون پر چلے بغیر اس کی عزت اور ترقی نہیں ہو سکتی۔

نزدیکاں رابیش بود حیرانی

پھر اس امتِ مرحومہ میں بھی خاندانوں کے افراد کی رگوں میں سیدنا صدیق اکبرؓ کا خون ہو سیدنا فاروق اعظمؓ کا خون ہو، سیدنا عثمان غنیؓ کا خون ہو، سیدنا علی مرتضیٰؓ کا خون ہو، حضرات انصار کا خون ہو، مہاجرین کا خون ہو، اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح کی ڈھیل نہیں دیتا۔ ان کے لیے قانون یہ ہے کہ دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں یہ سمجھیں کہ اگر کسی کے لیے کوئی بات ایک مرتبہ ضروری ہے تو ہمارے لیے چار مرتبہ ضروری ہے۔ اگر کسی کے لیے فرض پڑھ لینا کافی ہے، تو ہمارے لیے سنتیں پڑھنا بھی اور نفلیں پڑھنا بھی ضروری ہے، اس لیے کہ "نزدیکاں رابیش بود حیرانی" جو جتنے نزدیک ہیں، جن کا جتنا قرب ہوتا ہے ان کو اتنی ہی احتیاط کرنی پڑتی ہے، دیکھیے نا! بادشاہوں کے دربار میں جن کو پاس کرسی ملتی ہے، اور جو بڑے عہدہ دار ہوتے ہیں وہ مکھی بھی بیٹھ جائے تو اڑا نہیں سکتے اور دوسرے دو آپس میں باتیں بھی کر سکتے ہیں، لڑ جھگڑ بھی سکتے ہیں لیکن جو بادشاہ کے قریب بیٹھا ہوتا ہے، اس کو اگر کھجلی معلوم ہوتی ہے تو ہاتھ نہیں ہلا سکتا۔

بابر کتنا بڑا فاتح گذرا ہے، اس نے ہندوستان میں سب سے زیادہ مضبوط، سب سے زیادہ لمبی عمر کی سلطنت قائم کی، اس نے کہا کہ میری زندگی میں سب سے بڑے امتحان اور نازک وقت دو گزرے ہیں، ایک اس وقت جب میں ایک سفر میں ایک پتھر پر سر رکھ کر سو رہا تھا، میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ ایک سانپ اپنا منھ کھولے ہوئے میرے منھ کے قریب پھنکار رہا ہے، کالا سانپ بڑا زہریلا، اب میں اگر حرکت کرتا ہوں تو مجھے ڈس لے گا، یا معلوم نہیں منھ میں چلا جائے؟ اور اسی حال پر رہے تو بھی چھوڑے گا نہیں بس میں نے ہمت کی اور اپنے منھ سے اس کے منھ کو دبا لیا اور دبائے دبائے اس کو کچلا ہوا اٹھایا اور اٹھ کر کے اس کو دور جا کر پھینکا اور مارا۔

دوسرا واقعہ یہ کہ میں دربار کر رہا تھا، سلطنتوں کے سفیر آئے ہوئے تھے، مجھے اس زمانہ میں داد کی بیماری تھی، کھجلی کا شدید تقاضا ہو رہا تھا اور میں کھجلا نہیں سکتا تھا کہ بادشاہ دربار میں کھجائے اس کے داد ہو یا خارش ہو، اس کے ضبط کرنے میں جو میری حالت ہوئی وہ میں ہی جانتا ہوں، آپ دیکھیے اتنے بڑے بادشاہ نے کتنی بڑی بڑی مہتیں سر کیں ہیں، اور کیسی کیسی فتوحات اور خطرہ سے دوچار ہوا ہے، وہ ان دو واقعوں کا ذکر کرتا ہے، بات کیا ہے؟ کہ جو بات ایک معمولی آدمی کے لیے صرف جائز ہی نہیں مستحسن ہے، وہ ایک ذمہ دار آدمی کے لیے غیر مستحسن ہے اور بڑے عیب کی بات ہے، کھجانا کوئی عیب کی بات ہے؟؟ نہ شرعاً، نہ اخلاقاً، نہ قانوناً، نہ طبی اصول سے، لیکن اس کو خیال تھا کہ میں اس وقت دربار کر رہا ہوں سلطنتوں کے سفراء حاضر ہیں، اور دم بخود کھڑے ہیں اور میں کھجا رہا ہوں، یہ میرے لیے مناسب نہیں۔

بھائیو! یہی نامی گرامی خاندانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے کہ ان کی ذرا سی غلطی، اور ان کی ذرا سی ناقدری (غلطی بھی اتنی بڑی چیز نہیں ہے جتنی ناقدری) اللہ کی شریعت کی ناقدری، اس پر نہ چلنا جس پر ان کے بزرگوں نے اسلاف نے سر کٹا دیے ہیں، اس پر وہ انگلی بھی نہ ہلائیں، اس پر وہ چار پیسے کا نقصان بھی برداشت کریں، اپنے بچے کے لیے ذرا سا خطرہ بھی مول نہ لیں کہ یہ دینی تعلیم حاصل کرے گا۔ یہ نیک اور دیندار بنے گا، تو اتنی بڑی تنخواہ نہ ہوگی، اتنی بڑی آمدنی نہ ہوگی جو دوسروں کی ہے جنھوں نے دنیا کا راستہ اختیار کیا، تو دین کی اس ناقدری کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا۔

شرفا کی بستیوں میں فلاکت کیوں؟

میں ملک ملک پھرا ہوں، اور ہندوستان کا چپہ چپہ تقریباً دیکھا ہوا ہے، میں نے ہر جگہ شرفاء کی بستی میں فلاکت دیکھی، خود ہمارے خاندان کی بعض بعض بستیوں میں جہاں ہمارے بزرگ تھے، اور جہاں ان کے مزارات ہیں، اور بڑے بڑے اولیاء اللہ گذرے ہیں، آج وہاں جائیے تو بس یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاکت برستی ہے، اور فلاکت کیا برستی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ تختہ ہی الٹ گیا ہے، ایسی شرفاء کی بستیاں ہمارے اودھ میں بہت ہیں، بات کیا ہے، محض اللہ کی شریعت کی ناقدری اور دین کو اپنے لیے باعث ترقی نہ سمجھنا۔ باعث کامیابی نہ سمجھنا، دنیا کو اپنے لیے باعث کامیابی سمجھ لینا، یہ بات اللہ تعالیٰ کو ہر ایک کی بری معلوم ہوتی ہے، لیکن جو صحابہ کرامؓ کی اولاد ہوں اور اپنے کو اشراف کہیں، ان کے لیے تو بالکل ناقابل برداشت ہے، اس کا اثر ضرور ہوتا ہے ہمارے اور آپ کے لیے ترقی کا راستہ دین اور علم دین کا راستہ ہے، اس میں جو آسانی ہمیں تھوڑی محنت سے ہوگی، وہ دوسرے راستوں میں بڑی محنت سے بھی نہیں ہوگی۔

تاریخی بستیوں اور اونچے خاندانوں کی خاص بیماریاں اور کمزوریاں

یہ آپس کی ناچاقیاں ان بستیوں اور خاندانوں کی خاص بیماری ہے، میں نے اشراف میں اکثر یہ مصیبت دیکھی، گھر گھر لڑائی، بھائی بھائی سے دل صاف نہیں، شرفاء اور خاندانی لوگوں میں یہ بیماری ایسی پائی جاتی ہے کہ اس کا عشر عشیر (دسواں حصہ) بھی ان لوگوں میں نہیں ہے جنھوں نے سَو برس سے اسلام قبول کیا ہے دو سو برس سے اسلام قبول کیا ہے، وہ خوب پھل پھول رہے ہیں، ماشاء اللہ بڑے متحد متفق ہو کر رہ رہے ہیں ان کے اندر حفظ قرآن کا رواج ہے علم دین حاصل کرنے کا شوق ہے، میں نام نہیں لیتا، نومسلم ہونا کوئی عیب نہیں، صحابہ کرامؓ سب نومسلم تھے، یہ حضرات معلوم نہیں سَو برس، دو سو برس، چار سو برس سے اسلام لائے ہوں گے اور بڑے اہل اللہ کے ہاتھوں پر معلوم ہوتا ہے اسلام لائے ہیں لیکن ان کے خاندانوں میں ایسی برکت دیکھی، شریعت کا احترام، نماز کی پابندی اور ماشاء اللہ اولاد میں بھی برکت جو ہمارے یہاں شرفاء کے یہاں نہیں ہے، اور پھر اس کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن کا رواج، ایسے ایسے جید علماء ان برادریوں میں ہیں کہ سادات اور شیوخ میں ان کا آدھا بھی کوئی نہیں، بڑے بڑے محدث، بڑے بڑے عالم، کیا بات ہے انھوں نے اللہ کے دین کی قدر کی، شریعت کی قدر کی اور وہ نفسانیت کہ ہر ایک کہتا ہے — ہم چو من دیگرے نیست۔

[1] مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی استاذ تفسیر وحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء اور مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب ناگپوری مراد ہیں [2] دیپال پور رفیق عزیز مولانا قاضی معین اللہ صاحب ندوی نائب ناظم ندوۃ العلماء کا ننہیال اور موجودہ وطن ہے۔

وہ بات ان کے اندر نہیں تھی یا کم تھی، اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے یہ نعمت و برکت ان کو عطا فرمائی۔

اتحاد و اتفاق کے لیے ایثار و قربانی

بھائیو! دو تین باتیں ہیں جو میں عرض کرتا ہوں، الحمدللہ سب کام کی باتیں ہو چکی ہیں ایک تو اس ناچاقی اور نااتفاقی سے بچئے، اور خدا کے لیے اس کو دور کیجئے، اور اللہ کی خوشی کے لیے مل جائیے، اور یہ کہہ کر اپنے بھائی کے پاس جائیے کہ کوئی مجبوری نہیں ہے، ابھی میں ڈٹ کر آپ سے اور لڑ سکتا ہوں، مقدمہ بھی لڑ سکتا ہوں، اور جسمانی طور پر بھی لڑ سکتا ہوں لیکن محض خدا اور رسولؐ کی خوشی کے لیے، اللہ کو راضی کرنے کے لیے، ایثار کر کے میں اپنا حق معاف کرتا ہوں اور آپ سے ملتا ہوں، اور باقی اب آگے جو کچھ بھی ہو، جو لوگ ایسا کریں گے میں سمجھتا ہوں کہ انھیں بڑی بڑی نفل نمازوں سے اور ممکن ہے کہ نفلی حج سے بھی زیادہ ثواب ملے، اس لیے کہ یہ نفس کے خلاف کرتا ہے، اور نفس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی جو رضا اور ثواب ہے وہ نفس کی لذت کے ساتھ نہیں، ماشاء اللہ نفلی حجوں میں تو بڑے لطف ہیں دور جانا نئی نئی چیزیں دیکھنا، نئی نئی چیزیں لے کر آنا اب تو نئی نئی چیزیں دیکھنا ہی نہیں رہا، نئی نئی جو یہاں نصیب نہیں ہوتیں، دیکھنے میں نہیں آتیں وہاں سے لائیے، اچھا ہے خود رکھیئے چاہے تحفہ میں دیجئے، چاہے فروخت کیجئے، بہر حال اب تو ان چیزوں میں بڑا ثواب ہے، اللہ کے لیے دل کو صاف کر لینا، کدورت کو نکال دینا، بچھڑے ہوئے بھائی سے مل جانا، بلکہ ان لوگوں سے بھی ملنا جنھوں نے کھلی ناانصافی کی۔

حضرت ابوبکرؓ کا کارنامہ:

اس ایثار کا سب سے بڑا نمونہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ ان کو ان کے ایک عزیز (مسطح بن اثاثہ) نے ایسی تکلیف پہونچائی تھی جس سے بڑھ کر تکلیف کا تصور کوئی شریف آدمی کر نہیں سکتا۔ اور ان کا تو معاملہ ہی دوسرا ہے، اس لیے کہ ہمیں آپ کو تکلیف پہونچے، یہاں کسی بیٹی کے باپ کو تکلیف پہونچے، تو ایک ہزار بیٹی کے باپ ایک طرف اور اس بیٹی کا باپ جس کا نام ابوبکرؓ تھا ایک طرف، اور بیٹی بھی کس کی، اور کس کی بیوی؟ اس مسئلہ کا تعلق اس ذات سے تھا جن سے ان کو عزت حاصل ہوئی تھی، عزت کیسی عزت؟ اس پر بٹہ لگایا اس پر حملہ کیا، اس سے بڑھ کر کسی شریف آدمی کے لیے کیا، کسی حساس آدمی کے لیے بھی زندہ آدمی کے لیے بھی، کوئی آزمائش ہو سکتی ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۔ (سورۂ نور ۔ ۲۲)

اور جو لوگ تم میں صاحب فضل اور صاحب وسعت ہیں، وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں اور محتاجوں اور وطن چھوڑ جانے والوں کو کچھ خرچ پات نہیں دیں گے۔

جن کو اللہ تعالیٰ نے کچھ گنجائش دی ہے، اور کچھ عطا فرمایا ہے، ان کو اس بات میں کمی نہیں کرنی چاہیے کہ وہ اپنے قرابت داروں کو دیں۔ "وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا" اور ان کو چاہیے کہ اگر ان کی کوئی بات بری لگی ہے، تو معاف کر دیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو بند کر دیا تھا، وہ جاری کر دیا، اور معاف کر دیا، اور کہا کہ بیشک میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے معاف کرے، بیشک مجھے اس کی ضرورت ہے کہ اللہ مجھے معاف کرے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نمونہ نہیں ہو سکتا صلۂ رحمی کا، اور پھر حدیث میں آتا ہے کہ "لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا" رشتہ ملانے والوں کو جوڑنے والا وہ نہیں ہے۔ جو بدلہ دینے والا ہو، ہم سے کوئی رشتہ جوڑ رہا ہے تو ہم بھی جوڑ رہے ہیں، اصل رشتہ جوڑنے والا وہ ہے کہ اس کا رشتہ توڑا جائے تو وہ جوڑے۔

شریعت پر عمل نہ کرنے کی بے برکتی

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ کی شریعت کی پابندی، بلکہ میں یہاں تک کہہ دوں کہ صحیح طریقہ پر میراث نکالنا، ترکہ تقسیم کرنا، بہنوں کا حق دینا، پھوپھیوں کو حق دینا، اور جس کا جو حق ہے، اس کو پہونچانا۔ ان میں غفلت کی وجہ سے بڑی بے برکتی ہے، آپ دیکھیں گے کہ بہت سے خاندانوں میں بڑی بڑی جائدادیں ہیں، لیکن فلاکت برستی ہے۔

تیسری بات جو مولانا معین اللہ صاحب نے کہی کہ بچوں کی تعلیم کا اہتمام کرنا، یہ نہ سمجھنا کہ ان کو دینی تعلیم دی تو یہ کھوئے جائیں گے، یہ ہمارے کام نہیں آئیں گے۔ انھوں نے کھول کھول کر مثالیں دیں اور نام لے کر ایک ایک آدمی کا ذکر کیا کہ اللہ نے ان پر کیا فضل فرما رکھا ہے۔

اخیر میں پھر کہتا ہوں کہ شرفا کی بستی میں اس وقت تک برکت، خدا کی رحمت، اور ہر چیز میں کامیابی نہیں ہو سکتی ہے، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی اور رسولؐ کی لائی ہوئی شریعت کا احترام نہ کیا جائے، جتنا ہو سکے اس کی پابندی کریں، اللہ کے دین کے بارے میں ہمارے اندر غیرت

ہونی چاہیے جس کو تبلیغ کے عنوان سے مولانا معین اللہ صاحب نے بیان کیا کہ یہ دین کو باقی رکھنے کے لیے ساری دنیا میں ایک کوشش ہے اس میں آپ حصہ لیں۔

عربوں سے عبرت لیجئے!

اخیر میں یاد رکھئے کہ آپ لوگوں کی فلاح دین پر چلے بغیر نہیں ہے، بس یہ یکی بات ہے، سن لیجئے، ایک وہ موقعہ آیا تھا کہ عربوں نے کوشش کی تھی، اور جان توڑ کوشش کی تھی، کہ وہ دنیا کے راستہ سے بلکہ دین کے خلاف راستہ اختیار کر کے کامیابی حاصل کر لیں تو اللہ نے ان کو منہ کے بل گرایا، اور ایسا ذلیل کیا کہ صدیوں سے ایسے ذلیل نہیں ہوئے تھے۔ مجھے اسی زمانہ میں جانے کا موقع ملا اور میں نے وہاں جدہ میں مکہ مکرمہ میں خطاب کیا، اور کہا دیکھو بھئی! ترک کامیاب ہو جائیں ایرانی کامیاب ہو جائیں، تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے، اللہ میاں تمہیں کان پکڑ کر کے اور باندھ کر کے لائیں گے، اور دین ہی کے دروازہ پر تم کو ڈالیں گے۔ اگر کچھ ملے گا تو یہیں کی بھیک ملے گی۔ یہیں کی خیرات ملے گی، تم سو سر کے ہو جاؤ تم کامیاب نہیں ہو سکتے، ہم نے کہا تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں مقدر یہی ہے کہ تم دین کے راستہ سے پاؤ تو کچھ پاؤ یہی میں آپ سے کہتا ہوں اور ان سب لوگوں سے کہتا ہوں کہ جن کے آباء و اجداد میں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی ہستیاں پیدا کیں اور جن کی بستیوں میں دین کا بہت کام ہوا، اچھے اچھے لوگ پیدا ہوئے، تمہاری فلاح دین کے اوپر چلنے میں ہے، دس باتوں کی، پچاس باتوں کی یہ ایک بات ہے۔

(از تحفۂ دین و دانش)۔

مراکش کا نوعمر حافظِ قرآن

عطاء الرحمٰن عبدالرؤف ندوی

مغرب اقصیٰ مراکش کے شہر طنجہ میں ایک طفل نوخیز اور ہونہار طالب علم بلال الحاج علال المراکشی نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا ہے۔ بلال نے حفظ قرآن کی یہ سعادت جمعیت دار القرآن الکریم مراکش میں اپنے لائق ترین اساتذہ کی رہنمائی اور تربیت میں حاصل کی۔

اس مبارک اور مسعود موقع پر طنجہ کی مسجد عمر بن خطاب میں ایک خصوصی جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء، فقہاء، حفاظ، قرآء، وزارت اوقاف کے ذمہ داروں کے علاوہ دیگر اہم لوگوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں مقرروں نے بلال کی اس سعادت کے حصول اور مزید علم و عمل میں ترقی کیلئے دعائیں دیں، ان کے اساتذہ اور والدین کو مبارکباد پیش کی اور خوشی کا اظہار کیا۔

وزارتِ اوقاف کے ذمہ داروں نے بھی بلال کی اس عظیم کامیابی پر دعائیں دیں۔ ان کے والدین کی دینی تربیت اور اساتذہ کی بے لوث خدمت کو سراہتے ہوئے ان کو مبارکباد دی۔ انھوں نے مسلمانوں کو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کے سلسلہ میں اس نوعمر حافظ سے سبق حاصل کرنے اور اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم دینے کی طرف خاص توجہ دلائی اور کہا کہ قرآن کریم ہی وہ نسخۂ کیمیا ہے جو بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا ذریعہ اور دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کا ضامن ہے۔

اس خبر کی اطلاع مراکش کی وزارتِ اوقاف نے دی ہے۔ اور وہاں کے علماء و فقہاء نے اس کی تصدیق بھی کی ہے۔

(الرابطہ۔ مکہ مکرمہ)

مجلس صحافت و نشریات دار العلوم ندوۃ العلماء

نے

اپنا انگریزی مجلہ "دی فریگرینس" (THE FRAGRANCE)

شائع کر دیا ہے جس میں اسلامی تاریخ ثقافت اور ادب سے متعلق مضامین شامل کیے گئے ہیں

اس سہ ماہی مجلے کی قیمت -/30 ہے اور زر سالانہ -/100۔ اس مجلہ کو جاری کرانے اور مزید معلومات کے لیے لکھیں۔

دفتر: تعمیر حیات ندوۃ العلماء پوسٹ بکس ۹۳ لکھنؤ ۔ 226007

سیکولرزم کیا ہے؟

تحریر: مولانا سید واضح رشید ندوی
ترجمہ: مطیع الرحمٰن عوف ندوی

قرون وسطیٰ میں مذہب پسندوں کے غلبہ کے رد عمل کے طور پر یورپ میں جو انقلابات رونما ہوئے اور اہل علم نے مذہب کے خلاف بغاوت کی، سیکولرزم کو اس کا درمیانی حل سمجھا گیا، مذہب کے نام پر یورپ کئی صدی تک خونریز صلیبی جنگوں میں مبتلا رہا۔ ان جنگوں سے سوائے شکست و ریخت، مادی نقصانات، انسانی حقوق کی پامالی کے کچھ بھی ہاتھ نہ لگا، کلیسا طویل مدت تک آزاد تعلیم و معرفت کے درمیان رکاوٹ بنا رہا، آخر کار یورپ نے علم و معرفت، تحقیق و تجربہ اور ایجادات واکتشافات کا راستہ اختیار کیا، اور مذہب کو یا تو شخصی معاملہ قرار دیا گیا یا اس سے بغاوت کی گئی۔ کلیسا کے ذمہ داروں نے اس رجحان کو دیکھ کر اپنا رویہ نرم کیا اور دین کے ساتھ دنیاوی مقاصد کے حصول کے لیے کوشش کرنے کی اجازت دی، اس طرح سیکولرزم یورپ میں دین و دنیا کے ٹکراؤ کی حالت میں ایک درمیانی حل تصور کیا گیا لیکن بعض ملکوں میں اس اصطلاح کا غلط مفہوم لیا گیا ہے اور اس کو مذہب مخالف نظریہ تصور کیا گیا جبکہ سیکولرزم کا مفہوم مذہب کا مخالف نہیں تھا، البتہ اشتراکیت میں یہ مفہوم نکلتا ہے سیکولرزم درحقیقت مذہب کی دنیاوی یا سرکاری امور میں مداخلت سے بچنے کا راستہ ہے جو اگرچہ اسلامی فکر سے مطابقت نہیں رکھتا تھا لیکن یورپ میں مذہبی استبداد کا رد عمل ہے، یورپ کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یورپ مذہب سے علیحدہ کبھی نہیں ہوا۔ اس نے مذہب کو ایک شخصی مسئلہ قرار دیا۔ لیکن کوئی یورپی ملک کتنا ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو۔ اس نے اپنے ملک کے اکثریتی فرقہ کے مذہب کی حمایت سے صرف نظر نہیں کیا۔ اور عیسائی مذہب سے وابستگی ہمیشہ قائم رہی یورپ نے جب دوسرے ملکوں میں اپنے قدم جمانے شروع کئے تو وہاں اس نے اپنے معتقدات کو بھی پھیلانا شروع کیا اور اس کے لشکر کے ساتھ عیسائی مبلغوں کی بڑی تعداد ان ملکوں میں پہونچی اور انھوں نے اپنے تبلیغی ادارے قائم کئے اور عیسائی بنانے کا کام کیا، اور ان کی حکومتوں نے ان کی سرپرستی کی۔

موجودہ دور میں اس مذہبی وابستگی کو سمجھنے کے لیے یورپ کا دیگر ممالک کے ساتھ رویہ بڑی مثال ہے، کسی بھی یورپی ملک میں عیسائیت کی دعوت پر پابندی نہیں ہے اور نہ ہی گرجا گھروں کی تعمیر یا راہب و راہبات، ان کے لباس اور عقائد و مسلمات پر پابندی ہے، اس کے برعکس دوسرے ملکوں میں گرجا گھروں اور اس کے ذمہ داروں، اشاعتی تنظیموں اور ان کے افراد کو یورپ کا بھرپور تعاون حاصل ہے نیز مغربی حکومتیں ان رفاہی و مالی اداروں کا بھی تعاون کرتی ہیں جو اس مشنری کے کام کو دنیا کے دوسرے ملکوں میں انجام دیتے ہیں۔ ان کاموں کے لیے سرمایہ فراہم کرنے والوں اور اشاعتی سرگرمیوں پر کوئی پابندی نہیں ہے، کہ وہ اس کو امداد نہ فراہم کریں، بلکہ اشاعتی وفود اور تنظیموں کی امداد کرنے والوں کی پشت پناہی کی جاتی ہے، اور گرجا گھروں کی تعمیر اور عیسائی مذہب کی اشاعت اور دیگر مذاہب پر نقد کرنے کے لیے اصحاب قلم کی ہمت افزائی کی جاتی ہے ان تنظیموں اور اداروں کا حکام، رؤسا اور ارباب حکومت سے تعلق کسی پر مخفی نہیں ہے۔

یورپ کے لیے عیسائیت ایک علامت بن گئی ہے، یونانی و رومی تہذیب اور یورپی قومیت کی پاسبانی ہمیشہ یورپ کے ذمہ رہی اور اگر عیسائیت کی یہ کھلم کھلا مدافعت نہ ہوتی تو پوری دنیا میں عیسائی مشن عام نہ ہو پاتا۔ اور اگر اس کے لیے اتنی زبردست تعداد میں بجٹ نہ خاص کر دیا جاتا جو کہ بعض ملکوں کے مکمل بجٹ کے برابر ہے خاص کر چھوٹے ملکوں کے۔ اس لئے کہ (N G OS غیر سرکاری تنظیم) جو ایک اصطلاح ہے جس کا مقصد مشنری تنظیموں کی سرگرمی ہے، اس کا بجٹ بعض ان ملکوں سے زیادہ ہے جہاں وہ سرگرم عمل ہیں۔

یہ عیسائی تنظیمیں جو کالونیوں، اسپتالوں مدرسوں اور اسکولوں، محتاج گھروں وغیرہ کی تعمیر کے ذریعہ انسانی خدمت کے نام پر سرگرم سفر ہیں۔ ان میں بعض اعلیٰ ترین تعلیم یافتہ لوگ اور اعلیٰ عہدیداران رضاکارانہ کام کرتے ہیں اور بہت سے تو سرکاری عہدیداران ہیں، مشنری کام سے دلچسپی رکھنے میں بعض ملکوں کے حکمراں خصوصی دلچسپی لیتے ہیں، امریکا، برطانیہ، فرانس جرمنی اٹلی، پرتگال کے ذمہ داروں کی عیسائی مشن سے دلچسپی کسی پر مخفی نہیں۔ یہ اشاعتی ادارے پوری دُنیا میں پھیلتے جا رہے ہیں اور ہر طرح کے حرص، مادی وذہنی تاثر، تعلیم، رفاہ اور میڈیا کے ذریعہ اپنی خدمات انجام دیتے ہیں۔ اور بعض ادارے

باقاعدہ ریڈیو اسٹیشن اور ٹی وی چینلز کے مالک ہیں۔ انٹرنٹ اب اس میں پیش پیش ہے۔ جو ایجابی وسلبی دونوں کام انجام دیتا ہے جو ایک ہی وقت میں ابلاغ اور گمرہی دونوں کا ذریعہ ہے بعض یورپی ممالک اپنے اقتصادی تعاون کو عیسائیت کی اشاعت سے مشروط کر دیتے ہیں اور اس میں سے کچھ حصہ مشنریز کے لیے خاص کر دیتے ہیں اسی طرح بعض یورپی ممالک اپنی اقتصادی امداد عیسائیت کی مخالفت کو ختم کرنے یا محدود کرنے کے لیے یا دباؤ ڈالنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

مستشرقین ان مشنری تحریکوں کو علمی و فکری غذا فراہم کرتے تھے۔ انھوں نے عیسائیت کی تبلیغ اور دیگر مذاہب کے خلاف مواد فراہم کرنے کے لیے علم کو ذریعہ بنایا ایک مستشرق سے جب اس کی علمی سرگرمیوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے کہا: "وہ کیا کرے سرمایہ دار لوگ اس پر مسلط رہتے ہیں۔ اور اسلام اور دوسرے مذاہب کے خلاف کام کرنے پر بھاری امداد کا یقین دلاتے ہیں۔ ایک کتاب ابھی تیار بھی نہیں ہو پائی کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف وہ دوسری کتاب کے لیے اخراجات پیش کرنے لگتے ہیں" لیکن عجیب بات ہے کہ کسی بھی یورپی ملک نے کسی بھی زمانے میں اس امداد کے خلاف پابندی نہیں لگائی اور نہ اپنے راھبوں کے لباس اور طرز معیشت پر پابندی لگائی گئی، نہ ان کی نقل وحرکت پر، اور نہ ان کے جارحانہ بیانات پر، جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ سیکولرزم پر عامل ہیں اور ان کے نزدیک مذہب ایک انفرادی مسئلہ ہے سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، حکومت کی اسی رعایت کی وجہ سے ایشیا اور افریقہ کے علاقوں میں عیسائیت مشنری کے ساتھ پھیلتی جا رہی ہے۔ اور اس کے داعی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایشیا و افریقہ کے بعض ملکوں کو اکثریتی مسیحی آبادی میں بدل دیں گے۔ ان سیکولر طاقتوں نے محض اشاعتی سرگرمیوں کے ساتھ تعاون ہی نہیں کیا بلکہ انھوں نے غیر عیسائی ملکوں میں عیسائیوں اور اس مذہب میں نئے آنے والوں کی حمایت کے سلسلہ میں بھی اپنی مذہبی ذمہ داریوں سے کبھی روگردانی نہیں کی۔ اس کی سب سے تازہ مثال امریکا جرمنی فرانس کا غیر عیسائی ملکوں کی عیسائی اقلیت کے ساتھ ہمدردی کا رویہ ہے۔ اس کے علاوہ عالم اسلام مثلاً پاکستان، بنگلہ دیش، سوڈان مصر میں بھی ایسا ہی ہے اور ان کی عیسائیوں کے مسائل سے خصوصی دلچسپی رہتی ہے۔

مشنری سرگرمیوں کا اندازہ ١٩٩٧ء کی اس رپورٹ سے کیا جا سکتا ہے جو پوری دنیا میں عیسائیت کی سرگرمیوں پر مشتمل ہے۔ اور جس میں عیسائی تحقیقی اشاعتی ادارہ نے ١٩٨٥ء میں پوری دنیا میں مشنری سرگرمیوں کے سلسلہ میں تفصیلات شائع کی گئی ہیں اور جسے "الرابطہ" نے بھی نقل کیا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس وقت دنیا میں عیسائیوں کی تعداد ٣٫٩ ارب کے قریب ہے اور ہر سال ان کی تعداد ٤ کروڑ سات لاکھ کے قریب بڑھتی ہے' اس طرح یومیہ ایک لاکھ ٢٩ ہزار کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور توقع ہے کہ ان کی تعداد ٢٠٠٠ء تک ٤ ارب ہو جائے گی۔ اور ٢٠٠٢ء تک ٢٫٥ ارب۔

غیر عیسائی ملکوں میں گرجا گھروں اور عیسائی اداروں اور زبان کے بارے میں حال ہی میں بڑی معلومات سامنے آئی ہیں جس میں ان کی جغرافیائی تقسیم، زبان اور ان کے عادات و اطوار وغیرہ کے سلسلہ میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

اس رپورٹ میں عیسائیت کی تبلیغ کے سلسلہ میں کہا گیا ہے کہ ١٩٩٦ء میں پوری دنیا میں انجیل کے ١٫٨ ارب نسخے تقسیم کیے گئے اس میں ٧٠ بز عیسائی ملکوں میں اور باقی کو اس کے علاوہ میں تقسیم کیا گیا۔

مذکورہ رپورٹ میں عیسائی داعیوں کے بارے میں بتایا گیا کہ پچاسی لاکھ داعی اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ہیں۔ ٣ ارب غیر عیسائی آبادی عیسائی دنیا کے لیے باعث تشویش بنی ہوئی ہے۔ ان کا منصوبہ ہر غیر عیسائی سے رابطہ قائم کر کے اس کو عیسائی مذہب کی تلقین کرتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق ١٩٩٦ء میں دو سو ہزار ملین ڈالر عیسائیت کی اشاعت پر صرف کیے گئے۔ اور پادری داعیوں کی تعداد چھیالیس لاکھ پچاس ہزار تک پہونچی ہے جبکہ مشنری ریڈیو اسٹیشنوں کی تعداد تین ہزار چار سو ہے عیسائی مشنری سرگرمیوں سے متعلق یہ اعداد و شمار ہیں جو سرمایہ داروں اور باثر لوگوں حکومتوں اور برسر اقتدار افراد کے تعاون کے بغیر انجام نہیں پا سکتے اس کے باوجود یہ ممالک سیکولر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور سیکولرزم کے داعی بھی ہیں اور سیکولرزم کے نام پر اسلامی دنیا کو اسلامی ذہن سے جنگ کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور یورپ کا دعویٰ ہے کہ وہ مذہب کے اثر سے آزاد ہے، اور وہ مذہب کو شخصی معاملہ سمجھتا ہے۔

مذہب و سیکولرزم کے درمیان یہ مفاہمت اور اکثریت کے مذہب اور اس کی ثقافت کی ہم نوائی کی دوسری مثال ہندوستان ہے، ہندوستان میں بھی سیکولر نظام رائج ہے۔ جس طرح ہندوستان

خود کو دنیا میں سب سے بڑا جمہوری ملک گرداتا ہے اس طرح سماج کے لیے ہندوستان نے سیکولرزم کے ساتھ اشتراکیت کو منتخب کیا چنانچہ ہندوستان میں اشتراکیت اور سیکولرزم دوش بدوش ہیں لیکن ملک اور اصحاب اقتدار کی مذہبی اداروں اور تحریکات کی ہم نوائی ان میں عملی شرکت اور مذہبی پیشواؤں کے احترام و تقدس کی رعایت، وزراء کا مذہبی جگہوں پر بار بار جانا اور مذہبی شخصیتوں سے عقیدت مندانہ تعلق رکھنا، مذہبی شعائر کو سرکاری تقریبات میں رائج کرنا۔ اور مذہبی پروگراموں اور عبادت گاہوں کی تعمیر میں ان کی سرگرمی کی وجہ سے کبھی بھی ان کی حمایت و پشت پناہی ختم نہیں ہوتی، یہاں تک کہ جن صوبوں میں کمیونسٹ حکومتیں ہیں وہاں بھی ہندوستانی سماج اپنی مذہبی تہذیب معاشرت اور عقائد سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہ ہوا، ہندوستان نے یورپی تہذیب کا مقابلہ کیا اور اس کے مفکروں نے مغربی تہذیب پر تنقید کی، اور انھوں نے اپنے ملکی شعائر کو اختیار کرنے پر زور دیا، ہندوستان کا دستور سیکولر ہونے کے ساتھ ساتھ کسی بھی مذہبی سرگرمی پر پابندی نہیں عائد کرتا وہ اقلیتوں کو اپنے مذہب کے مطابق ادارے قائم کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اکثریتی مذہبی تنظیمیں اپنے والنٹروں کو اسلحہ کی تربیت بھی دیتی ہیں ان کی خبریں اخباروں میں چھپتی ہیں پارکوں میں ان کی پریڈ ہوتی ہے، مگر حکومت نے ان کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کی۔ اور حکومت نے اکثریت کے مذہبی رجحان اور ہندوستان کی قدیم ثقافت کو تقویت دینے کے لیے نظامِ تعلیم میں اصلاحات بھی کی ہیں۔ اقلیتوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ اس نے سنسکرت کی تعلیم کو لازم قرار دیا ہے، دوسری قومیں اپنی زبان و تہذیب کی بقاء کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں اور دستورِ ہند کے حوالہ سے حکومت سے نظرِ ثانی کرنے کی اپیل کر رہی ہیں یہ سیکولر دستور کے مطابق اس کی اجازت ہے۔

ابھی حال ہی میں بھاجپا حکومت نے اسکولوں میں مذہبی ترانہ کے ساتھ ساتھ تعلیمی سلسلہ شروع کرنے کی ہدایت جاری کی ہے مسلمانوں نے اس ہدایت کی مخالفت کی اس لیے کہ یہ ترانہ مشرکانہ باتوں سے بھرا ہوا ہے، ہندوستان میں بہت سی ایسی تنظیمیں اور تحریکیں ہیں۔ جو ہندوستان اور اس کے باہر ہندو مذہب کی اشاعت کا کام انجام دیتی ہیں، اور اسلامی تحریک بھی ہیں۔ اور آزاد تعلیمی ادارے بھی، لیکن سیکولرزم کے نام پر ان کی سرگرمیوں پر پابندی نہیں عائد کی گئی، ابھی حال میں وشو ہندو پریشد کے لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ یہ تنظیم ایک جماعت کی تشکیل کرے گی جو دس ہزار نفوس پر مشتمل ہوگی، تاکہ یہ لوگ ہندوستان میں دوسرے مذاہب کی اشاعت کا مقابلہ کریں اور ہندومت کی دعوت دیں اور اسی طرح بجرنگ دل نے ہندو مذہب کی اشاعت کے لیے ہزاروں افراد کی اسلحہ کی تربیت کا اعلان کیا ہے، یہ سرگرمیاں سیکولر حکومت کی نگاہ میں قابلِ اعتراض نہیں ہیں لیکن کیا کسی سیکولر اسلامی ملک میں اس کا تصور ممکن ہے؟ یقیناً وہاں صورتحال اس کے برخلاف ہے۔

عالمِ اسلام میں یورپ کے ہیرو سیکولر افراد کا سیکولرزم کے بارے میں ایک خاص تصور ہے وہ سیکولرزم کو مذہب مخالف سمجھتے ہیں چنانچہ وہ تمام دینی سرگرمیوں کے سرچشموں کو خشک کر دینا چاہتے ہیں یہاں تک کہ وہ دینی مظاہر و شعائر اور اقتصادی و معاشرتی اداروں کا اگر وہ مذہب کی طرف رجحان پاتے ہیں تو ان پر بھی پابندی لگا دیتے ہیں۔ اور مذہبی رجحان کو دہشت گردی کا نام دیتے ہیں۔ خاص طور سے ترکی میں اس طرح کے واقعات ہمارے سامنے ہیں بعض عرب ممالک بھی انہیں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں اور کچھ ملکوں کا تو دعویٰ ہے کہ مذہب کی تمام علامتوں کو مٹادیں گے۔ اور مذہب سے متعلق جملہ امور کو خاک میں ملادیں گے۔ اس طرح وہ ہر عمارت اور ہر آبادی کو جس کا مذہبی عمل ہو خاکستر کر دینا چاہتے ہیں۔ اگر یہ سیکولر قائدین یورپ کی کھلی ہوئی تقلید کرتے تو ان کے دلوں میں اپنے مذہب کے لیے نرم گوشہ ہوتا جس طرح کہ یورپ کا معاملہ ہے جبکہ ان کا مذہب رہبانیت کا مذہب ہے، اور ان کے مذہب نے علم و ترقی کی راہ میں ایک ہزار سال تک رکاوٹ ڈالی، اہلِ علم و فکر پر ظلم کیا، اور اسلام زندگی کے ساتھ چلنے والا مذہب ہے۔ وہ علم کا مذہب ہے، عقل کا مذہب ہے، وہ ایک پائیدار سماجی نظام رکھتا ہے، وہ انسان کو آزادی اور عزت کا مقام عطا کرتا ہے وہ زندگی کے مختلف شعبوں کے درمیان توافق پیدا کرتا ہے وہ ولی امر کی اطاعت کی تلقین کرتا ہے۔ لیکن اندھی تقلید کو آزادی و فکر کی ضرورت ہے اور یہاں دونوں چیزیں ناپید ہیں۔

بقیہ: زبان کی کرشمہ سازیاں

کے ساتھ ساتھ صحیح و سلیم اور پاکیزہ بھی ہونا چاہئے اتنا پاکیزہ کہ زبان ہر ہر لفظ کو چومے اور سننے والا لفظ لفظ پر جھوم اٹھے ؎

ہوا بجھانا بھی چاہے مگر بجھا نہ سکے
دیا اک ایسا جلا کر منڈیر پر رکھنا

عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

خدا نے خود جنھیں بخشا رضامندی کا پروانہ!

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحبؒ پرتاپ گڈھی

مولانا محمد احمد صاحب نے فرمایا کہ صحابۂ کرامؓ کے بارے میں بعض اہلِ قلم سے نہایت درجہ فروگذاشت اور نادانی اور علمی سطحیت اور تفقہ و تدبر علمی سے بے مائگی کا ظہور ہوا ہے پھر عظمتِ صحابہؓ پر یہ شعر پڑھا ؎

بیچ میں شمع تھی اور چاروں طرف پروانے
ہر کوئی اس کے لیے جان جلانے والا

پھر حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی رحمۃ اللہ علیہ نے بیس دلائل عظمتِ صحابۂ کرامؓ پر بیان فرمائے۔

١۔ اگر تنقید سے کسی صحابیؓ کو بالاتر نہ سمجھنے کا حاصل یہ ہو کہ کسی کا بھی تزکیہ کامل نہ ہوا، جب کہ ان کے مزکی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو یہ قول لازمی طور پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ تربیت اور شانِ تزکیہ کی تنقیص اور توہین کرتا ہے کہ نعوذ باللہ آپؐ کے شاگردوں میں ایک بھی کامل نہ پیدا ہو سکا۔ کہ وہ شریعت میں ثانی ہوتے حالانکہ موقعِ تمنن پر یہ آیات نازل ہوئیں تھیں لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا الخ اگر سب ناقصوں کی بھیڑ تھی تو یہ تمنن کیسا؟

٢۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ" اولیائے مقربین کے لیے حفاظت ہے اور انبیاء علیہم السلام کے لیے عصمت ہے۔

٣۔ حدیث پاک اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اگر کل حضرات صحابہ عادل اور مقتدا نہ ہوتے تو یہ جملہ مشروط ہوتا مگر مطلق فرمایا۔

٤۔ اگر کسی استاد کے سو شاگرد ہوں اور سب کے سب فیل ہو جائیں تو استاد پر بالیقین حرف آئے گا۔ لہٰذا جملہ صحابۂ کرامؓ کو معیارِ حق سے گرانا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اعتراض کو لازم کرتا ہے۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ (اوکما قال)

٦۔ حدیث موقوف کو حکماً مرفوع قرار دیا گیا اور اس پر امت کا اجماع ہے پس ان کا عدل اور ان کی دیانت پر اجماع ہوا کیونکہ دین کے باب میں حضرات صحابہؓ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں گھڑ سکتے۔

٧۔ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ حق تعالیٰ شانہٗ ان آیاتِ مذکورہ میں حضرات صحابہ کے قلوب میں اپنی طرف سے جس تحبیبِ ایمان اور تکریہِ کفر و فسوق اور عصیان کا ذکر فرمایا ہے کیا یہ تحبیب و تکریہ ناقص تھی، جو ان کے ایمان اور حفاظت عن المعاصی پر اعتراض کیا جا رہا ہے پھر اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ جملہ اسمیہ سے بیان فرما کر کیا دوامِ رشد اور ثبات و استقامت کی خوشخبری نہیں دی آگے علیم و حکیم بیان فرما کر حق تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ یہ انعام کا منجملہ اور مصالح و حکمتوں کے یہ بھی ہے کہ بعد کے نااہل و نادان اہلِ قلم کے اعتراضات بھی سے ہم باخبر ہیں اس فتنے کے انسداد کی خاطر ہماری حکمت ان بشارتوں کی مقتضی ہوئی احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ علیم و حکیم کے عجیب لطائف حضرت نے بیان فرمائے جو قابلِ وجد ہیں،

٨۔ یومِ عرفہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ تو کیا اس اکمال اور اتمام کا مصداق بھی اس وقت تھا یا نہیں اگر سب کے سب ناقص اور معیارِ حق سے گرے ہوئے بیٹھے ہوئے تھے تو ان آیات کے نزول کا صرف یہ مقصد ہوا کہ یہ اکمال اور اتمام صرف لغت تک محدود تھا۔ مگر ان مفاہیم کے مصادیق نہ تھے۔

٩۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کے مصداق حضرات صحابہ کرامؓ اور یہ خَيْرَ اُمَّةٍ ان کے نزدیک گویا معیارِ حق سے گری ہوئی ہے۔

١٠۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے باوجود اگر حضرات صحابہ کی جماعت غیر معیارِ حق ہے تو تمام انسانوں کے لیے ان کو نمونہ بنا کر کیوں پیش کیا گیا تمام عالم کے انسانوں کو یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں اور خود ان کی عملی زندگی نعوذ باللہ معیارِ حق سے گری اور تنقید سے ملوث ہو۔

١١۔ حضرات صحابہؓ کا ایک مُد جو صدقہ غیر صحابی کے اُحد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے افضل کیوں ہے کیا ان کے مقام اخلاص کی

بلندی پر غیر صحابی پہنچ سکتا ہے۔

۱۲۔ مَن سبّ اصحابی فقد سبّنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تعلق حضرات صحابہؓ سے کس طرح کا بیان فرمایا۔

۱۳۔ جادوگروں نے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے بعد رَبِّ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ کیوں کہا تھا کہ فرعون کی ربوبیت سے مطلق نفی ہوجاوے، ایک نظر ایمان کے ساتھ نبی کو دیکھنے سے ایمان کا کیا مقام عطا ہوتا ہے ستر ہزار جادوگروں کو دھمکی دی اور فرعون کو دھمکی دی کہ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اس کا ترجمہ میں یہ کرتا ہوں۔ لے کر جو تجھے کرنا ہو تو اس سے زیادہ کیا کرسکتا ہے کہ اِنَّمَا تَقْضِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ابھی تو مقابلے کے لیے آئے تھے اور ابھی ابھی ایمان عطا ہوا تھا نہ صحبت ملی نہ نماز نبی کے ساتھ پڑھی، نہ جہاد کیا نہ نبی کے ساتھ کھانا کھایا مگر چند سکنڈ میں نبی کا کیا فیض ہوا جو ایمان کے اتنے بلند مرتبے پر ان کو لے گیا تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سید الانبیاء ہیں ان کی صحبت سے ایمان کا کیا مرتبہ حضرات صحابہؓ کو حاصل ہوا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ میری شریعت کی اتباع کرتے تو وہ حضرات صحابہ کرام جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھیں، کھانا کھایا دن رات دن ساتھ رہے جہاد کیا ان کو کس درجہ کا ایمان عطا ہوا ہوگا۔ ان کی بلندی کا کیا مقام ہوگا کیا ان پر زبان درازی جائز ہوسکتی ہے۔

حضرت مجدد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ نبی اور صدیق ایک گھاٹ سے پانی پیتے ہیں فرق یہ ہوتا ہے نبی اصل ہوتا ہے اور صدیق طفیلی ہوتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے جھگڑا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ہمارے صدیق کو راضی نہ کروگے خدا کا رسول راضی نہ ہوگا۔

۱۴۔ اہل بیت کی مثال کشتی کی سی ہے اور اصحابی کالنجوم فرمایا کشتی ستاروں کی مدد سے رہنمائی حاصل کرتی ہے۔ وَبِالنَّجْمِ ھُمْ یَھْتَدُوْنَ۔ پس اہلبیت کو ماننا بھی ضروری ہے اور اصحابؓ کو ماننا بھی ضروری ہے۔

۱۵۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا پروانہ بھی انہیں کو ملتا ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اور حق تعالیٰ شانہ ان سے راضی ہوئے بوجہ حسن ظن اس ناکارہ عبدالحقر مؤلف کو ۹۳ء کو بمبئی آل انڈیا تحفظ ناموس صحابہؓ کے اجلاس کا صدر بنایا گیا تھا احقر نے اس میں اپنا مقالہ بھی پڑھا تھا۔ اور احقر کا حضرات صحابہؓ کی عظمت وشان پر وعظ بھی ہوا تھا جس کو منتظمین نے ٹیپ بھی کیا تھا۔ احقر کی حاضری اس جلسہ میں حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کے مشورہ سے ہوئی تھی حضرت والا کی برکت سے جلسہ گاہ ہی میں یہ دو شعر بھی ہوگئے تھے جن کو یہاں درج ذیل کرتا ہوں۔

خدا نے خود جنھیں بخشا رضامندی کا پروانہ
انھیں پر بعض ناداں کچھ کیا کرتے ہیں افسانہ
خدا کی رائے سے بھی منحرف تو ہے معاذ اللہ
میں کہدوں کیوں نہ اے ظالم تجھے پھر حق سے بیگانہ

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم ان اشعار سے اور احقر کے بیان سے بہت مسرور ہوئے تھے۔

۱۶۔ "اللہ اللہ فی اصحابی" کی حدیث میں کس اہتمام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہؓ کے بارے میں محتاط رہنے اور ان سے محبت اور حسن ظن کا حکم دیا ہے کہ میرے بعد ان کو نشانہ ملامت واعتراض نہ بنانا۔

۱۷۔ اگر کسی صحابی سے کوئی اجتہادی خطا بھی ہوئی ہے تو بھی انھیں ایک اجر ملے گا اور صحیح تحقیق پر دو اجر ملیں گے۔ مولانا بدر علی شاہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہاں پیسہ بھر کہاں بعینہ بھر۔ (چہ نسبت خاک را با عالم پاک کا اردو بامحاورہ ترجمہ کردیا)

۱۸۔ اگر ہم صحابہ کرام سے کٹتے ہیں اور ان کے عدل وانصاف ودیانت کو غلط سلط تاریخی روایات سے مجروح کرتے ہیں تو قرآن ہم کو ان سے ملا حدیث ان سے ملی، تو ہم پھر کس کے پاس جائیں گے کہ جس سے ان کی صحت کا پتہ چلے کیونکہ بقول ان کے صحابہ تو قابل اعتبار نہ رہے اب کسی اور کا نام بتاؤ جس کے پاس ہم جائیں۔ اور وہ قرآن اور حدیث کی صحت پر گواہی دے اور اس سے کوئی چوک نہ ہوئی ہو اور اس کی دیانت وعدالت حضرات صحابہؓ سے زیادہ ہو۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہؓ کی جماعت کو اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ فرمایا ہے تو کیا یہ اللہ کا گروہ غیر معیار حق تھا۔ اور تنقید سے ملوث تھا تو کیا اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ شیطانی گروہ میں کوئی معیار حق ملے گا؟

۲۰۔ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ۔

(ترجمہ) ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کردیا تھا۔ اور ان کو اپنے فیض سے قوت دی ہے، یہ آیات حضرات صحابہ کرامؓ کی شان میں نازل ہوئی ہیں پھر ان کے ایمان کو معیار حق نہ تسلیم کیا جائے گا۔ تو پھر کس کا ایمان معیار حق ہوگا۔

مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کی یاد

مولانا ولایت علی صاحب صادق پوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جاں نثار اور صاحب عزیمت مجاہدین میں تھے۔ ان کا تذکرہ حضرت سید صاحبؒ کے ہر تذکرہ میں موجود ہے۔ خاص طور سے "سیرت سید احمد شہیدؒ" مؤلفہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم میں یہ تذکرہ نمایاں طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت موصوف کے پرپوتے محمد اشرف اسمٰعیل صاحب نے ذیل کا مکتوب بھیجا ہے جسے ہم تمہید وتحسین کے الفاظ حذف کرکے افادۂ عام کے لیے شائع کررہے ہیں۔
(ادارہ)

۲۵؍جولائی ۱۹۹۸ء کا رسالہ تعمیر حیات میں نے پہلی بار دیکھا۔ کتابت وطباعت صاف ستھری اور ہر لحاظ سے معیاری پایا مضامین کے ساتھ ساتھ اس کی سادگی سے میں بے حد متاثر ہوا۔ سارے مضامین قابل تعریف ہیں مگر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی صاحب کی اندور کی مسجد میں جمعہ کی تقریر "آگ سے ڈرتے ہیں لیکن آگ میں لے جانے والے اسباب سے نہیں ڈرتے" نے میرے دل ودماغ پر ایک گہرا نقش ڈالا جو میرے تخیل سے فزوں تر تھا۔ ہم لوگوں کی زندگی پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ کیسی تبدیلی آگئی ہے۔ ایک اسلامی تبدیلی کے واقعہ کو آپ سن لیجئے۔ شاید آپ بھی جانتے ہوں۔ پردادا جان یعنی مولانا ولایت علی صادق پوری صاحبؒ کے بارے میں:-

"مولانا ولایت علی صادق پوریؒ نے حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے تکیہ کلاں دائرہ شاہ علم اللہؒ رائے بریلی میں ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ سید صاحب نے دو گھنٹے تک حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کچھ اس مؤثر انداز سے مسلمانوں کی دینی ذمہ داری اور فرض کی ادائیگی پر روشنی ڈالی کہ مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کی دل کی دنیا بدل گئی۔ مولانا ولایت علی صاحب کی پرورش شاہزادوں کی طرح ہوئی تھی۔ موسموں کی مناسبت سے لباس زیب تن کرتے۔ اس زمانے کے دستور کے مطابق آنکھوں میں سرمہ، لبوں پر مسّی اور ہتھیلیوں پر مہندی لگاتے، نین سکھ کا چوڑی دار پائجامہ، انگرکھا، اور زردوزی کی بنی ہوئی جوتیاں پہنتے، سر سے پاؤں تک عطریات کا چھڑکاؤ ہوتا۔ اور شام کو پالکی پر سیر کو نکلتے تو معلوم ہوتا کہ رنگارنگ پھولوں سے بھرے ہوئے چمن کو لذت گردش مل گئی ہو! مگر جب سید صاحب سے ملاقات ہوئی اور سید صاحب کا قافلۂ حق نے صادق پور میں کئی روز تک قیام کیا تو مولانا ولایت علی نے سید صاحب کے دست حق پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جب سید صاحب رائے بریلی روانہ ہوئے تو مولانا ولایت علی صاحبؒ بھی ساتھ ہولیے۔ اس وقت تک ان میں عہد جاہلیت کے شب وروز کا میل کچیل باقی تھا۔ ابھی تک داڑھی منڈواتے تھے لباس بھی وہی امیرانہ تھا شوقین مزاجی بھی کچھ کم نہ تھی۔ سید صاحب کے خواہر زادہ سید عبدالرحمٰنؒ نے مولانا ولایت علیؒ کی غیر متشرع وضع قطع کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت! یہ شاہزادے تو بار ثابت ہوں گے۔ سید صاحب نے فرمایا یہ راہ صدق وصفا میں سب سے قدیم لوگوں سے بازی لے جائیں گے۔ اور یہ ظاہری شکل وصورت بدل جائے گی۔ مولانا ولایت علی صادق پوری جب گھر بار چھوڑ کر نکلے تو چند دنوں کے اندر اندر زندگی کا پرانا خول ٹوٹ پھوٹ گیا مصعب بن عمیرؓ کی طرح حالت یکسر بدل گئی اب آپ عظیم آباد کے بانکے نہ تھے بلکہ سید صاحب کی جماعت کے ایک جفاکش مزدور اور معمولی خادم تھے وہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اور سر پر لاد کر لاتے۔ اپنے ہاتھوں سے کھانا پکاتے، مٹی گارے کا کام کرتے، زہد وریاضت اور مشقت کی زندگی نے یہ حال کردیا کہ پہچانے نہ جاتے۔ ایک مرتبہ والد گرامی نے بچپن کے ایک خدمت گار کو چار سو روپئے نقد اور بیش بہا ملبوسات اور دوسرے سامان وغیرہ دے کر رائے بریلی روانہ کیا۔ سید صاحبؒ کے قافلے میں پہنچ کر اس نے آپ کو دریافت کیا لوگوں نے بتایا کہ دریا کے کنارے مٹی گارے کا کام کررہے ہیں۔ وہ دریا کے کنارے پہنچا وہاں بہت سے لوگ مسجد اور قافلے کے لیے مکان تعمیر کرنے میں مصروف تھے۔ مولانا ولایت علیؒ بھی موٹا سا سیاہ تہبند پہنے گارے میں لتھڑے مصروف کار تھے۔ صورت شکل ایسی بدل چکی تھی کہ وہ پہچان نہ سکا۔ ان ہی سے پوچھا کہ مولانا ولایت علی صاحبؒ پٹنہ والے کہاں ہیں؟ آپ نے جواب دیا بھائی مولانا ولایت علی صادق پوری تو میرا نام ہے

خدمتگار سمجھا یہ شخص تمسخر کر رہا ہے غصے میں بولا میں تم کو نہیں پوچھتا میں تو مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کو پوچھتا ہوں جو مولوی فتح علی صاحب کے صاحبزادے اور جناب رفیع الدین حسین خاں لفٹیننٹ گورنر مملکت بہار کے لاڈلے نواسے ہیں ـــــ آپ نے فرمایا بھائی مولانا ولایت علی صادق پوری تو میں ہی ہوں۔ اُس نے کہا مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں ان کا بچپن کا خدمتگار ہوں۔ تو پھر فرمایا کہ قافلے میں تلاش کر لو۔ وہ قافلے میں واپس آیا تو لوگوں نے یقین دلایا کہ ولایت علی صادق پوریؒ وہی ہیں جن سے تم دریا کے کنارے مل کر آئے ہو۔ چنانچہ وہ خدمتگار نادم و پشیماں ہو کر آپ کے پاس آیا۔ اور اپنی جسارت پر معافی چاہی آپ نے اُسے گلے لگا لیا۔ وہ اس انقلابِ احوال پر دیر تک زار زار روتا رہا پھر سامان اور روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ مولانا ولایت علی صاحبؒ نے سب چیزیں لیں انھیں کھول کر بھی نہ دیکھا اسی طرح بندھی بندھائی لے جا کر سید صاحب کے قدموں میں رکھ دیا۔ اور چُپ چاپ چلے آئے۔ اب آزاد منشی کا سارا بانکپن ختم ہو گیا تھا۔ ہتھیلیاں رنگ حنا سے خفا ہو گئیں تھیں۔ طلائی انگوٹھیوں اور یاسمین چھلوں کے بجائے پنجوں میں کُدال اور کلہاڑی آ گئی تھی" یہ تھا اسلامی انقلاب!

کاش پھر کوئی سید احمد شہید ہم لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیدا ہوتے۔ SCIENCE کا طالب علم ہوں۔ اور جامعہ اصلاحیہ سلفیہ (سابق نام مدرسہ اصلاح المسلمین) پٹنہ بہار کا (ممبر) MEMBER ہوں۔ والد صاحب مدرسہ کے صدر ہیں۔ آپ میرا سلام مولانا علی میاں صاحب کی خدمت میں عرض کر دیں گے مجھے بہت شوق ہے کہ ندوۃ العلماء لکھنؤ اور تکیہ کلاں دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی اپنی آنکھوں سے خود آکر دیکھوں۔ اللہ نے کبھی چاہا تو دونوں جگہ ضرور حاضر ہوں گا۔

(ہم دعاگو ہیں کہ رب کریم آپ لوگوں کی ہر طرح کی نیکیوں کو قبول فرمائے ہر قسم کے خیر سے نوازے اور ہر قسم کے شرور و فتن اور آزمائشوں نیز ارضی و سماوی آفتوں سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین)

فقط

آپ کا محمد اشرف اسمٰعیل صادق پوریؒ

صادق پور ہاؤس پٹنہ ۸۰۰۰۰۴

۱۸ر اگست سنہ ۱۹۹۸ء

بقیہ: مصر میں تین ماہ

بہ آسانی ویزہ مل گیا۔ ثقافتی مرکز کے ذریعہ مصر میں ہندوستانی کلچر کے فروغ کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہاں "یوگا" سکھانے کا بھی اس مرکز میں اہتمام ہے۔ "یوگا" مصری نوجوان لڑکوں سے زیادہ لڑکیوں میں مقبول ہے۔ اس مرکز کی ایک لائبریری بھی ہے۔ ہندوستانی اخبارات اور پرچے بڑی تعداد میں اس مرکز آتے ہیں اُردو کا قومی آواز، معارف اعظم گڈھ اور نئی دنیا دہلی پابندی سے وہاں جاتا ہے اس کے علاوہ فنون لطیفہ کے ذیل میں آنے والے دیگر ثقافتی امور کا تبادلہ بھی اسی مرکز کی معرفت ہوا کرتا ہے۔

(جاری)

TWIN CONSTRUCTIONS

BUILDERS & DEVELOPERS

اعلیٰ تعمیر۔ پرفضا مقام
بہترین جائے وقوع

اعلیٰ معیاری ماحول اور اعلیٰ ذوق کے افراد کے لئے
تین بلڈنگوں پر مشتمل آفسوں اور دوکانوں کے لئے
تشریف لائیے

انٹرنیشنل ایرپورٹ سے قریب جدید طرز اور گلاس لفٹ گیرانائٹ اور جدید انداز پر مشتمل ہے۔ تعمیری کام تیزی سے جاری ہے۔

آئیے

اور ٹوان کنسٹرکشن کمپنی کی پیش کش قبول کیجئے ـــــ

Regd. Office :
Twin Complex Phase I, Office No. 201, Opp. Marol Fire Brigade.
Marol Maroshi Road, Andheri (E), Bombay - 400 059.
Tel. Fax : 8501150 - 850 3321 - 850 3227

زبان اور اس کی کرشمہ سازیاں

عطاء الرحمٰن صدیقی ندوی

"اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ"

کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے۔

رب کائنات نے انسان کو جو اعضاء عنایت فرمائے ہیں ان میں زبان انسانی جسم کا سب سے اہم عضو ہے، انسانی دل و دماغ میں جو کچھ گردش کرتا ہے اس کے اظہار کا ایک اہم وسیلہ زبان ہے، امام رازیؒ نے اس کو اشرف الاعضاء قرار دیا ہے فرماتے ہیں:

"لاشك أن اللسان هو الآلة فى اعطاء المعارف فوجب أن يكون أشرف الأعضاء"

بلاشبہ زبان معارف و حقائق کے اظہار کا ذریعہ ہے اسی لئے ضروری ہے کہ یہی اشرف ترین عضو ہو۔

انسانی اعضاء میں زبان مخصوص ساخت کے گوشت کا وہ چھوٹا سا ٹکڑا ہے جو ۳۲ دانتوں کے درمیان ہر وقت متحرک رہتا ہے زبان کے لغوی معنی یہی ہیں، انگریزی میں اس کو "Tongue" کہتے ہیں اور بولی کے لئے "Language" کا لفظ ہے، جدید عربی میں بھی زبان کے لئے اصلاً لسان اور بولی کے لئے "لغة" کا لفظ مستعمل ہے مگر اردو میں زبان اور بولی دونوں کے لئے ایک ہی لفظ ہے "زبان" البتہ اردو میں عربی کے لسان کو لغت اور بولی کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، جیسے لسان العصر، فصیح اللسان، بلیغ اللسان اور ماہر لسانیات وغیرہ۔ ڈاکٹر حامد اللہ ندوی نے لکھنؤ کی ادبی خدمات پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "لکھنؤ کی لسانی خدمات" اگر ہم اس کا ترجمہ کر دیں تو ادب میں لکھنؤ کا جو مقام و مرتبہ ہے اس کا بڑا اعتراف ہو جائے گا۔

انسانی اعضاء میں زبان کا مقصد کیا ہے اس کے وظائف و فرائض کیا ہیں، مشہور شاعر آتش لکھنوی نے اس کو متعین کرنے کی کوشش کی ہے فرماتے ہیں۔ ؎

کرے جس قدر شکر نعمت وہ کم ہے
مزے لوٹتی ہے زباں کیسے کیسے؟

زبان کا بنیادی وظیفہ ذائقے کی پہچان ہے کھٹا میٹھا کڑوا کسیلا، پھیکا بدمزہ، اچھا برا اس کا فیصلہ زبان کا اصل وظیفہ ہے، ذائقے کو محسوس کر لینے کے بعد تلخ و شیریں دونوں صورتوں میں رب اللسان کے شکر میں رطب اللسان رہنا زبان کا عظیم مقصد ہے شاید اسی لئے زبان کو نطق و گویائی کی صلاحیت بھی عطا کی گئی ہے، اسی صلاحیت کی بناء پر زبان اپنے لغوی و حقیقی معنی سے قطع نظر خالص اصطلاحی و استعاراتی سطح پر جو فرائض انجام دیتی ہے اس سے ایک جہانِ معانی وجود میں آتا ہے اور ادبی معجزات و طلسمات کی حیرت انگیز کہکشاں نمودار ہوتی ہے جس سے سننے والے اور بولنے والے دونوں کا دل و دماغ جگمگا اٹھتا ہے اس سطح پر یہ طے کرنا آسان نہیں رہ جاتا کہ زبان کا اصل وظیفہ کیا ہے، دنیائے جہان کی نعمتوں سے لطف اندوزی یا سخن سازی، سخن طرازی اور اثر آفرینی۔ زبان کا استعمال بحیثیت زبان صرف لذت اندوزی یا کام و دہن کی آزمائش تک محدود نہیں بلکہ زبان کے کمالات و معجزات کے اظہار کا اصل میدان اس کے استعاراتی و اصطلاحی معانی ہیں جو نطق و گویائی سے عبارت ہیں، بحیثیت لغت، بولی، کلام، گفتگو، قول، قرار، حکایات و خیالات، بیان و معانی اور شعر و ادب کے وسیع و بے کراں آفاق پر زبان کی حکمرانی ہے، اس حیثیت سے زبان پھول بھی ہے انگارہ بھی، زہر بھی ہے امرت بھی، شعلہ بھی ہے شبنم بھی، تلوار بھی ہے قلم بھی، نشتر بھی ہے مرہم بھی، نشید بھی ہے سحر بھی، تیغ بھی ہے تکبیر بھی، زبان خیر بھی ہے اور شر محض بھی۔ زبان کی بوقلمونیاں، رنگینیاں، خوش مذاقیاں، خنجر زنیاں، آتش فشانیاں اور فقرہ پردازیاں اہل زبان سے زیادہ اہل ادب جانتے ہیں، ادب کا ذخیرہ زبان کی کرشمہ سازیوں اور معجز نمائیوں کا سب سے بڑا شاہکار ہے کیونکہ زبان ہی ادب کا میدان ہے زبان کے تعلق سے بڑے معنی خیز محاورات رائج و معروف ہیں جیسے، چرب زبانی، بے زبانی، زبانی جمع خرچ، زبانِ خلق، زبان طعن، زبان دل، زبان قلم، زبان زد ہونا، زبان درازی، زبان بندی اور زبان قلم کرنا وغیرہ، شعراء کے یہاں یہ سوچ کر زبان نے بڑا لطف پیدا کیا ہے، شعراء نے زبان کی گہری اور دہری معنویت سے اپنے کلام کو دو آتشہ بنا دیا ہے ؎

ٹکڑے کر کے مری زبان کے وہ
پی رہا ہے میری زبان کا لہو

سحر حلال کی مزید معجز نمائی ملاحظہ فرمائیں ؎

زباں کو لوگوں نے مذہب سے جوڑ رکھا ہے
سفر میں بھول کے تم شین قاف مت کرنا

ہماری کلاسیکل شاعری میں بھی زبان کے بڑے لطیف اشارے ملتے ہیں ؎

زباں پہ بارِ الٰہا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

اور غالب نے محبوب کے حضور بڑی سادگی و پرکاری کے ساتھ عرض کیا تھا ؎

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

اور جب عرضِ مدعا کی اجازت ملی تب بھی مسئلہ حل نہیں ہوا محبوب شاید اتنا کمسن و معصوم تھا کہ مدعا سمجھ نہ سکا یا پھر روایتی تجاہل و تغافل سے کام لیا۔ لہٰذا غالب نے رب کائنات کے حضور عرض کیا ؎

یا رب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

اقبال تک پہونچتے پہونچتے محبوب کے حضور التماس والتجا کا یہ انداز دبی دبی زبان میں شکوہ و احتجاج میں تبدیل ہوتا نظر آتا ہے ؎

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

ہمارے بزرگ کلاسیکل شعراء کی زبان دربار میں کھلتی نہیں تھی اور محبوب کے حضور جاکر بند ہوجاتی تھی، ہاں البتہ میدانِ شعر و ادب میں زبان کے جوہر خوب خوب کھلتے تھے اس دور میں بولنے کا حق صرف شاہان وقت کو یا محبوب و معشوق کو حاصل تھا شعراء صرف سرِ تسلیم خم کرنے کے عادی تھے ؎

سوال ان کا جواب ان کا سکوت ان کا خطاب ان کا
ہم ان کی انجمن میں سر نہ کرتے خم تو کیا کرتے

دراصل اس دور کی شاعری عام طور پر دربار اور محبوب کے طواف کا شکار تھی لیکن عصرِ جدید کے شعراء نے نہ صرف غزل کو محبوب کی عشوہ طرازیوں اداؤں اور زلفوں کے پیچ و خم سے آزاد کرا لیا ہے بلکہ خود محبوب بھی محبوب و معصوم نہیں رہا اور دربار خود بخود ختم ہوگئے اس لئے عصرِ حاضر کے شعراء کی زبان کچھ زیادہ ہی گل افشانیاں کرنے لگی اور حکومت وقت کے خلاف بولنا ایک ادبی فیشن بن گیا کمیونسٹ تحریک نے مزدوروں کے منہ میں اپنی زبان رکھ کر خوب گل کھلائے اور دولت کی مساوی تقسیم کے علمبردار مزدور کے کاندھے پر سوار ہوکر فائیو اسٹار عیاشی کی آخری منزل تک جا پہونچے اور مزدور کو روٹی کے بدلے کیک کھانے کا مشورہ دینے لگے، یہ سب زبان ہی کی کرشمہ سازی ہے، دنیا کی ہر جنگ ابتداءً زبان ہی سے لڑی جاتی ہے اور ہر انقلاب کے پس پشت زبان کی شعلہ فشانیاں ہوتی ہیں ایسے وقت میں زبان پھول، رس، شہد و شکر کی کیفیات بدل کر خنجر تلوار اور آتش و آہن بن کر لاوا اگلنے لگتی ہے جس سے بڑی بڑی ظالم و جابر حکومتیں خاک ہوجاتی ہیں۔ ہندوستان کی جنگ آزادی میں ہماری زبان کے جو نعرے معروف و مقبول ہوئے ان میں آج بھی انقلاب کی گھن گرج اور بجلی کی تڑپ محسوس کی جاسکتی ہے ایسے وقت میں زبانِ خلق نقارۂ خدا بن جاتی ہے اور ایوانِ سلطنت میں زلزلہ آجاتا ہے لہٰذا حاکم وقت زبان بندی کے نت نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں لیکن اہل زبان و ادب ان سے زیادہ فنکار ثابت ہوتے ہیں اور زبان قلم سے استعارے کنائے اور اسلوب و بیان کے وہ تیر و نشتر چلاتے ہیں کہ زبان بندی کے سارے ہتھکنڈے فیل ہوجاتے ہیں ؎

متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خونِ دل میں ڈبو لی ہیں انگلیاں میں نے
زباں پہ مہر لگی ہے تو کیا کہ رکھ دی ہے
ہر ایک حلقۂ زنجیر میں زباں میں نے

مخصوص ساخت کے گوشت کا یہ مختصر سا ٹکڑا جو انسانی اعضاء میں ظاہر بھی نہیں ہے اپنی حرکت سے دنیا کو کبھی شاد آباد رکھتا ہے اور کبھی ہلاک و برباد۔ یہ فیصلہ بہت مشکل ہے کہ اس کی حشر سامانیاں و فتنہ پردازیاں زیادہ ہیں یا امن پروری اور محبت نوازیاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

"اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء کلها تکفر اللسان فتقول اتق اللہ فینا فانا نحن بك فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا" (ترمذی)

جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے سارے اعضاء بدن زبان کے روبرو دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ تو ہمارے حق میں اللہ سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور تو بگڑی تو ہم بھی بگڑ جائیں گے۔

زبان پر ہی انسان کی شرافت و کرامت کا انحصار ہے اور خساست و دناءت کا دار و مدار بھی، یہی اس کی خوبیوں کے اظہار کا ذریعہ ہے اور عیوب کا پیمانہ بھی۔ مشہور شعر ہے ؎

تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

اسی لئے بولنے سے پہلے لفظوں کا تولنا ضروری ہے باسط ہاشمی کا خوبصورت شعر ہے ؎

پہلے لفظوں کو تولئے صاحب
پھر زباں اپنی کھولئے صاحب

بے سوچے سمجھے کلمات کا بے دریغ استعمال نہ صرف فضول گوئی کی حد میں شامل ہے بلکہ فتنہ و فساد کی جڑ ہے اسی لئے معلم انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"ان العبد یقول الکلمة لا یقولها الا لیضحك بها المجلس یهوی بها ابعد

مابین السماء والارض وان الرجل لیزل عن لسانه اشد مما یزل عن قدمیه" رواه مالك والبخاری واللفظ له والنسائی و الحاکم۔ (بحوالہ الترغیب والترہیب المنذری)

"آدمی کبھی محض لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کہتا ہے مگر اسی بات کی وجہ سے جہنم میں اتنی گہرائی تک گر جاتا ہے جتنی مسافت زمین و آسمان کے درمیان ہے اور انسان قدموں کی بدولت اتنا نہیں پھسلتا جتنا زبان کی بدولت پھسلتا ہے۔

زبان کی احتیاط بہت ضروری ہے، زبان کی غلطیاں نہایت سنگین ہوتی ہیں اس کی اہمیت کلام و گفتگو کی سطح پر بھی ہے اور معنوی و ادبی سطح پر بھی کیونکہ زبان کی غلطی سے نہ صرف معانی و مفاہیم بدل جاتے ہیں بلکہ مقاصد بھی تبدیل ہوجاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! "من صمت نجا" (ترمذی) جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پاگیا۔ اسی لئے سکوت کو کلام بلیغ کہا جاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کے استعمال کی تعیین و تحدید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے!

"من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرًا اولیصمت ومن کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلیکرم جاره ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفه" (رواہ مسلم فی کتاب الایمان)

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو عزت دے اور جو اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

کیونکہ زبان کے اندر جہاں بہت سی خوبیاں ہیں وہاں برائیاں بھی بے شمار ہیں غیبت، فضول گوئی جھوٹ، سب و شتم، کثرت کلام، ہجو، ہزل وغیرہ وغیرہ۔ زبان کی برائیوں میں غیبت ایک ایسی بلا ہے جس میں ہر کس و ناکس مبتلا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

"الغیبة اشد من الزنا یا رسول اللہ وکیف الغیبة اشد من الزنا ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ علیه وان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفرها له صاحبه.

غیبت زنا سے زیادہ سنگین گناہ ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیسے ہے؟ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں لیکن غیبت کرنے والے کی مغفرت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک وہ خود معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

کثرت کلام کی وجہ سے عورتوں کی تعداد جہنم میں کچھ زیادہ ہوگی کیونکہ عورتوں کی زبان نہ صرف زیادہ چلتی ہے بلکہ قینچی کی طرح چلتی ہے اور سارے رشتے ناطے کاٹ کر رکھ دیتی ہے اور عزت و آبرو کی دھجیاں بکھیر دیتی ہے، عورتوں کی طرح آج کل کے خود ساختہ دانشوروں کی زبان بھی جہاں چلنا چاہئے وہاں نہیں چلتی اور جہاں بند رہنا چاہئے وہاں خوب چلتی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر نے نبی کریمؐ سے پوچھا:

"یا رسول ما النجاة قال املك علیك لسانك" (ترمذی)

اے اللہ کے رسولؐ نجات کی کیا شکل ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

ایک مرتبہ حضرت معاذؓ سے بھی حضورؐ نے زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا!

"کف علیك هذا یا رسول اللہ وانا لمؤاخذون بما نتکلم به؟ فقال ثکلتك امك یا معاذ هل یکب الناس فی النار علی وجوههم الا حصائد السنتهم" (ترمذی)

اس کو قابو میں رکھو، اس پر حضرت معاذؓ نے آپ سے پوچھا اللہ کے نبیؐ ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا اس پر بھی مواخذہ ہوگا؟ اس پر نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا ارے نادان! لوگوں کو پیشانی کے بل جہنم میں گرانے والی چیز زبان ہی ہے۔

زبان کی اہمیت، افادیت، سحر آفرینی اور سحر حلال کو ادباء و شعراء سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے، انھیں زبان کے ماہرانہ استعمال کا دعویٰ ہے اور بجا بھی ہے تو پھر زبان کے خیر و شر کی سب سے بڑی ذمہ داری بھی اسی طبقہ پر عائد ہوتی ہے اور اس ذمہ داری کا تقاضہ ہے کہ ان کی گفتگو، کلام، تحریر و تقریر اور جملہ اصناف شعر و ادب سے خیر اور بھلائی کے علاوہ کوئی بات منظر عام پر نہ آئے، ادب و شعر کی بنیاد عام انسانی فلاح، کلمۂ خیر اور کلمۂ طیب پر ہو، ایک مسلمان ادیب و شاعر کی ذمہ داری تو کئی گنا بڑھ جاتی ہے اس کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک لفظ قیمتی تو ہوتا ہی ہے فصیح و بلیغ بھی یقیناً ہوتا ہوگا لیکن اسے لفظاً و معناً صحیح سچا اور کھرا بھی ہونا چاہئے کیونکہ اگر فصاحت و بلاغت میں کمی رہ جائے گی تو دنیاوی اور ادبی رسوائی ہے لیکن اگر اس کے معانی و مفاہیم کا رخ صحیح نہ ہو تو عند اللہ گرفت و مواخذہ ضرور ہوگا۔ قرآن کریم میں ہے "مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ" انسانی زبان سے نکلنے والے ہر ہر لفظ پر ایک سخت گیر نگراں مقرر ہے، اس لئے ادیب و شاعر کے کلام کو خاص طور پر فصیح و بلیغ ہونے

(باقی ص ۱۲ پر)

اُمتِ مسلمہ کا مستقبل صرف اسلام سے وابستہ ہے

محمد شعیب ندوی

جب سے یہ دنیا قائم ہوئی اسی وقت سے ایمان واسلام، طاعت وبندگی، تسلیم ورضا عدل وانصاف، اخوت وبھائی چارگی کے تابندہ نقوش سے جس طرح تاریخ کے اوراق روشن ہیں اسی طرح کفر وشرک، عصیان وطغیان، ظلم وستم، ملک گیری وہوس رانی کے بہیمانہ سلوک سے بھی دنیا کی تاریخ داغدار ہے۔ قوموں کے عروج وزوال کی داستان بہت قدیم ہے۔ بہت ساری قومیں برسر اقتدار آئیں اور پیوند خاک ہوگئیں لیکن مشترک طور پر سب کے مد نظر نفع اندوزی، عیش پرستی کے سوا کچھ نہ تھا چنانچہ سب نے انسانیت کا استحصال کیا، اور اس کے مسائل روز بروز پیچیدہ تر ہوتے چلے گئے۔ صرف طبقۂ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے انسانوں کے زخم پر مرہم رکھا اور مالک حقیقی سے ان کا رشتہ استوار کیا۔ اور دنیا کی فلاح وکامیابی کی اصل منزل کا صحیح پتہ بتایا۔ اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تکمیل فرمادی اور صحابہ کرامؓ کی ایسی ایمانی واخلاقی تربیت فرمائی کہ وہ اس زمین پر خیر الخلائق بعد الانبیاءؑ کے مصداق قرار پائے، اور اپنی اسی ایمانی ودعوتی قوت سے چند ہی سالوں میں پوری دنیا پر چھا گئے اور اسلام کی سیادت اور اس کی بالادستی قائم کردی،

چنانچہ تاریخ کی نظروں نے اس مبارک ومسعود دور کو بھی دیکھا ہے جس وقت اقصائے عالم میں مسلمانوں ہی کا دور دورہ اور انھیں کی حکومت وبادشاہت قائم تھی، روم وایران کی عظیم سلطنتیں ان کے زیر سایہ اپنی سعادت وخوش بختی پر نازاں تھیں، بلکہ اسلامی فتوحات کا ایک عظیم سلسلہ قائم تھا۔

لیکن آج بدقسمتی سے ہر طرف ان کے زوال وانحطاط کی داستان المناک کے چرچے ہیں، مظلومیت ومقہوریت، ان کی عزت وآبرو سے کھیلنا، اور ان کے ساتھ ہر طرح کی سفاکی ودرندگی کا برتاؤ ان کا مقدر بن چکا ہے، الغرض وہ سیاسی ومعاشی، دینی واخلاقی ہر اعتبار سے روبہ زوال ہیں۔ لیکن افسوس بلکہ خطرہ کی اصل بات یہ ہے کہ احساس زیاں جاتا رہا اور اس شرمناک صورت حال پر سب مطمئن ہیں کہ جیسے ہم پر کوئی مصیبت ہی نہیں آئی اور کسی کو احساس بھی ہے تو اس کے اسباب سے بے خبر، اور بعض حضرات بلکہ مادیت کے اسیر وفریب زدہ اس پستی وزوال کا علاج اس طرح تجویز کرتے ہیں کہ مسئلہ سلجھنے کے بجائے الجھتا چلا گیا، اور وہی نسخہ پیش کرتے ہیں جس چیز کو محسن انسانیت وہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے حق میں سم قاتل بتایا تھا، اور اسی میں امم سابقہ کی ہلاکت وبربادی کا راز پنہاں تھا۔ ارشاد نبوی ہے۔

"ما الفقر أخشى عليكم ولكن أخشى عليكم أن تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم، فتنافسوها كما تنافسوها، وتهلككم كما أهلكتهم" (رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ مجھے تمہارے بارے میں کچھ فقر وافلاس کا خطرہ نہیں ہے، مجھے تو اس کا اندیشہ ہے کہ کہیں دنیا میں تم کو بھی وہی کشائش نہ حاصل ہو جائے جیسی تم سے پہلے لوگوں کو حاصل ہوئی تو تم بھی اسی طرح اس میں حرص ومقابلہ کرنے لگو جیسا کہ انھوں نے کیا تو تم کو بھی اسی طرح غافل کردے جیسے ان کو غافل کردیا۔

اس حدیث پاک کے اندر جہاں ایک طرف اصل خطرہ کی نشاندہی کی گئی ہے، وہیں دوسری طرف گذشتہ قوموں کے زوال وانحطاط اور تباہی وبربادی کا اصل راز کا بھی پتہ چلتا ہے۔ نیز مال ودولت نے کیا کیا تباہیاں مچائی ہیں اور قومیں اس کی نحوست سے کن رسواکن نتائج سے دوچار ہوئیں اس کی مکمل تاریخ زبان نبوی نے چند لفظوں میں بیان فرمادی ہے۔

چنانچہ جب ایک حقیقی ومخلص مسلمان صرف بصیرت ایمانی اور اسلامی نقطۂ نظر سے مسلمانوں کے اصل مرض کا جائزہ لیتا ہے تو بلا تأمل دل یہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے اسباب میں اصل سبب یہ ہے کہ دین اور شریعت مطہرہ کا پاس ولحاظ رخصت ہوچکا ہے غیرت ایمانی وحمیت اسلامی کا جنازہ نکل چکا ہے۔ سہ

حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

اسلامی معاشرہ کا صحیح اور پاکیزہ نمونہ صرف خطباء وواعظین کی زبان کا چٹخارہ اور اصحاب قلم ومصنفین کی کتابوں کی زینت بن کر رہ گیا ہے اور کہیں سے اس کی ہوا بھی نہیں لگتی، جبکہ صحابہ کرامؓ کی ترقی کا اصل راز اسی میں تھا کہ ان میں کا ایک ایک فرد اسلام کا مکمل نمونہ ہوتا تھا، اور اس سے سرمو انحراف ان کے لیے ہرگز گوارہ نہ تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ روز اول سے مسلمانوں کی قسمت صرف اور صرف اسلام کے شجرۂ طوبیٰ سے وابستہ رہی ہے ایمان واخلاق، عدل وانصاف، امانت داری وخیر خواہی، اخوت وبھائی چارہ اور اسوۂ نبوی کا اتباع ان کا امتیاز رہا ہے۔ آشنائے مزاج نبوتؐ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سفر بیت المقدس کے موقع پر اسی حقیقت کو بڑے پُراثر لہجہ میں اس طرح بیان فرمایا تھا۔

إنكم كنتم أذل الناس فأعزكم الله بالإسلام فمهما تطلبوا العزة بغيره يذلكم الله،

ترجمہ:۔ تم سب سے زیادہ ذلیل لوگ تھے اللہ نے تمہیں اسلام کے ذریعہ عزت دی تو پھر جب بھی تم اسلام کے بغیر عزت چاہو گے تو خدا تمہیں ذلیل کردے گا۔

آج اسی حقیقت سے ناآشنائی وبیگانگی ہے۔ کی وجہ سے غیروں کی ظاہری شان وشوکت زیب وزینت، ان کی نمائش وآرائش کو دیکھ کر مسلمانوں کے منہ میں پانی بھر آتا ہے اور بڑی حسرت کی نظر ڈالتا ہے لیکن یہ بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں استدراج کا قانون بھی جاری فرماتا ہے کہ کہیں مسلمان اس ظاہری نمائش سے دھوکا نہ کھا جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"وَلَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ" (آل عمران: ١٩٧)

ترجمہ:۔ یہ شہروں میں کافروں کا دور دورہ کہیں تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے، یہ چند روزہ بہار ہے پھر تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیسی بری آرام گاہ ہے،

اور اسی خطرہ کی پیشین گوئی اللہ تعالیٰ نے اس آیت پاک میں فرمائی ہے۔

وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ وَزُخْرُفًا وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ (زخرف ٣٣-٣٥)

ترجمہ:۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں گے (یعنی کافر ہو جائیں گے) تو جو لوگ خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں، ان کے لیے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کردیتے اور زینے بھی جن پر چڑھا کرتے، اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور یہی چیزیں سونے کی بھی کردیتے، یہ سب کچھ بھی نہیں، صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامرانی ہے اور آخرت آپ کے پروردگار کے یہاں خدا ترسوں کے لیے ہے۔

دولت ایمان سے خالی اور انجام سے بے خبر قومیں اللہ تعالیٰ کے اس قانون استدراج سے جتنا بھی فائدہ اٹھالیں اور تنعم وترفہ، عیش وعشرت کے جتنی عجیب غریب جدت طرازیاں کرلیں وہ کم ہے کیونکہ ان کے لیے تو اللہ تعالیٰ جہنم کا فیصلہ فرما ہی چکا ہے۔

"يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ" (آل عمران: ١٧٦)

ترجمہ:۔ اللہ کی یہی مشیت ہے کہ ان کے لیے آخرت میں ذرا بھی حصہ نہ رکھے، اور انھیں کے لیے بڑا عذاب ہے۔

نیز انجام سے ان بے خبروں کو کیا خبر کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت بہت زبردست ہے اور جب پکڑتا ہے تو پلک جھپکانے کی بھی مہلت نہیں دیتا ہے۔ قرآن پاک اس طرح کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

(سورۂ بروج ١٢) بیشک تمہارے رب کی پکڑ بہت خطرناک ہے۔

جب یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی تو ہم ان محروم وبدقسمت انسانوں کے مال وزر پر رشک بھری نظریں کیوں ڈالنے لگ گئے اور اسی کو نسخۂ کیمیا واکسیر شفا کیوں تصور کرنے لگے، اگر ان کے چند روزہ وفانی عالیشان محلوں اور زرق برق لباس نگاہوں کو خیرہ کر رہے ہیں تو اس کھوکھلی نمائش پر نگاہ حسرت ڈالنے کی کیا ضرورت؟ کہ یہ سب تو ہمارے ہی دم قدم سے قائم ودائم ہے اور ہماری قسمت صرف اسلام سے وابستہ ہے مسلمان جس وقت اس طوق زریں کو اپنی گردنوں سے اتارنے کی کوشش کریں گے اسی وقت ان کی قسمت کا ستارہ غروب ہو جائے گا ممکن ہے کہ غیروں کی ترقی سود خوری ورشوت خوری وحرام کمائی میں ہو لیکن مسلمانوں کو اس روش سے سوائے فقر وفاقہ، ذلت ومسکنت کے اور کچھ بھی ہاتھ آنے والا نہیں ہے۔

"وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ" (سورۂ طٰہ: ١٢٤)

ترجمہ:۔ اور جو شخص میری اس نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لیے (قیامت سے پہلے دنیا اور قبر میں) تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے روز اس کو ہم اندھا کرکے اٹھائیں گے۔

آج سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے دل و دماغ میں یہ بات راسخ ہو چکی ہے کہ مذہب اسلام دیگر مذاہب کی طرح ایک مذہب ہے اور زندگی سے اس کا ربط صرف رسمی اور جذباتی ہے، اور زندگی پر عمیق و گہرے اثرات ڈالنے کی صلاحیت سے وہ خالی ہو چکا ہے چنانچہ وہ مذہب اسلام کے خصائص و امتیازات سے بیگانہ اور ناواقف ہیں اور احساس کمتری کے شکار ہیں جبکہ آج بھی اسلام نہ صرف زمانہ اور حالات کے تقاضوں کا ساتھ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ زمانہ کی قیادت و رہنمائی کا تنہا حقدار اور اس کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ اور خدا کی آخری کتاب قرآن مجید آج بھی روح اور حیات سے ویسے ہی لبریز ہے جیسے آج سے چودہ سو سال قبل تھی اور اس کی تازگی و شگفتگی میں کوئی فرق آیا اور نہ قیامت تک آئے گا

الغرض اسلام نہ صرف اخروی فلاح و کامیابی کا ضامن ہے بلکہ دنیوی سعادت و کامرانی، امن و امان، عدل و انصاف کا بھی ضامن ہے۔ آج بھی دنیا کی بے چینی و بے قراری، کرب و تکلیف کا حقیقی علاج اسی کے گھنیرے سایہ میں ہے اس کے علاوہ کوئی مذہب یا دھرم، ازم یا تحریک دنیا کو کسی طرح سے بھی ان کے مصائب و تکالیف میں سوائے اضافہ کے کوئی کمی اور تخفیف نہیں کر سکتا ہے۔ انسانیت کا بدن موجودہ تخریب پسندانہ نظریات و تحریکات سے زار و نزار ہے، اور کسی مسیحا کا منتظر ہے لیکن اس کی مسیحائی کا سامان صرف مسلمانوں کے پاس ہے۔ اگر کسی کو یقین نہ ہو تو خلافت راشدہ کے عہد مسعود پر نظر ڈال جائے، کون ایسا بدبخت اور عقل و خرد سے عاری انسان ہوگا جو اس معاشرہ کی آرزو اور تمنا نہ کرے اور اس کا دل نہ بھر آئے کہ کاش خواب میں اس کی اس روح پرور فضا پر ایک نظر پڑ جائے، لیکن یہ سب صرف اسلام ہی کا فیض اور اسی کا ثمرہ تھا۔

کاش کہ مسلمان اس حقیقت کو سمجھ لیتے اور اس کا ادراک کر کے اسی راہ پر چل پڑتے اور اول و آخر شرط وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت پاک کے اندر بڑی تاکید سے بیان فرمائی ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا (نور: ۷)

ترجمہ:- خدا تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے (یعنی مسلمانوں) سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان کو بنایا جو ان سے پہلے تھے، اور ان کے اس دین کو جس کو وہ ان کے لیے پسند کر چکا ہے قائم و مستحکم کرے گا۔ اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا کہ وہ مجھے پوجیں اور میرا کسی کو شریک نہ بنائیں۔

بقیہ: عالم اسلام

میرا دل پاک صاف ہو گیا ہے اور میری روح کو چین و سکون حاصل ہو گیا ہے۔

محترمہ فاطمہ صاحبہ جنہوں نے آج سے تیس سال قبل عربی زبان سیکھی تھی، مساجد کی خوبصورت اسلامی ڈیزائننگ کے لئے اکثر عرب ممالک کا دورہ کرتی رہتی ہیں، اب تک وہ شام، اردن لیبیا اور متحدہ عرب امارات وغیرہ میں سو سے زائد مساجد کے لئے کام کر چکی ہیں۔

جدہ کی دعوتی سرگرمیاں

جدہ کے دعوتی مرکز نے یہ اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ماہ اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد ۵۸ تک پہونچ گئی ہے، ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ ماہ مرکز نے ۵۵۲ قرآن کریم کے نسخے ۴۰,۶۹۵ اسلامی کتابیں، ۴۵۴,۱۱۲ کتابچے اور ۱۵۹۲۵ کیسٹ تقسیم کئے۔ علاوہ ازیں مرکز نے ۱۶۲ لیکچرز، ۶۷۴ دروس مع سیمینار۔ اور ۲۹ میٹنگوں کا بھی نظم کیا ہے۔ اسی طرح مرکز کے اہم ذمہ داران حضرات نے ۶ر حکومتی اداروں کا بھی دورہ کیا ہے اور ۸۲ر دعوتی اسفار کئے ہیں۔

امریکہ کی مسلم آبادی میں اضافہ

امریکی اخبار "NEWS WEEK" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ امریکہ میں مسلمانوں کی آبادی میں ۴ر فیصدی اضافہ ہوا ہے جبکہ یہودیوں کی تعداد ۲ر۳ ہے اور اس میں دو فیصد کی کمی واقع ہوئی ہے۔

دعائے مغفرت

ندوۃ العلماء سے تعلق رکھنے والے جناب حاجی محمد عثمان (عرف چھنن صاحب) ۹ر اگست ۱۹۹۸ء کو امانی گنج لکھنؤ میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم عبادت گذار، متقی و پرہیزگار بڑے نیک اور ملنسار آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔

قارئین تعمیر حیات سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

عالم اسلام

محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی

اسلامی فقہ پر کمپیوٹر پروگرام

کویت کی وزارت اوقاف کی جانب سے ایسی کمپیوٹر سی ڈی تیار کی گئی ہے۔ جس میں اسلامی فقہ سے متعلق سو سے زائد کتابیں جمع کی گئی ہیں، مذکورہ پروگرام کویت کی وزارت اوقاف اسلامک ڈیولپمنٹ بینک جدہ اور ایک اسلامی کمپیوٹر کمپنی کے باہمی تعاون سے پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ مذکورہ سی ڈی میں فقہی مسائل کو اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ مطلوبہ موضوع یا مسئلہ کا ٹائٹل ٹائپ کرنے سے متعلقہ سارا مواد کمپیوٹر کی اسکرین پر آجاتا ہے، اس پروگرام میں ایک سو چار فقہی موضوعات شامل کئے گئے ہیں، جب کہ ۲۰ ہزار دیگر فقہی مسائل بھی اس میں شامل ہیں۔

سنگاپور میں مسلمان

سنگاپور کا شمار مشرق بعید کے ان ملکوں میں ہوتا ہے۔ جو اقتصادی اور سائنسی ترقی کے اعتبار سے مغربی ممالک کے ہم پلہ ہوتا جا رہا ہے، اس ملک میں آباد مسلمان بھی دیگر مقامی باشندوں سے تعلیمی اور معاشی لحاظ سے پیچھے نہیں ہیں، ان کے اندر عصری تعلیم میں ترقی کے ساتھ ہی دینی وابستگی بھی فروغ پا رہی ہے، ویسے یہاں مسلمانوں کی تعداد ۱۶ر فیصد ہے، مگر اس کے باوجود مقامی اسلامی تنظیموں کی دعوت و تبلیغ سے سنجیدگی اور دلچسپی کے باعث ہر سال چار سو سے زائد غیر مسلم دائرۂ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، اس سلسلہ میں مقامی تنظیموں کے علاوہ خارجی طور پر بھی دعوت و تبلیغ کے میدان میں کئی تنظیمیں تعاون کر رہی ہیں، چنانچہ شاہ فہد پرنٹنگ پریس کی جانب سے انگریزی اور چینی زبان میں ترجمہ شدہ قرآن مجید کے لاکھوں نسخے سنگاپور میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

امریکہ میں سعودی حکومت کی جانب سے اسلامی اسکول کا قیام

امریکہ کے ورجینیا اسٹیٹ میں عنقریب ایک نئے اسلامی اسکول کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے، جس میں ساڑھے تین ہزار طلباء کی گنجائش موجود ہوگی۔ مذکورہ پروجیکٹ جس پر پچاس لاکھ ڈالر کا خرچ آ رہا ہے، ایک سو ایکڑ رقبہ پر ڈالاس انٹرنیشنل ایرپورٹ کے شمال میں تعمیر کیا جائے گا، جس کے جملہ اخراجات سعودی حکومت ادا کرے گی، اس اسکول کی تعمیر کی اجازت حکومت کی جانب سے حاصل کی جا چکی ہے جو امریکہ میں آباد مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل میں اہم کردار ادا کرے گا۔ واضح رہے کہ سعودی عرب کی دعوتی تنظیمیں برابر امریکہ کے مختلف حصوں میں دینی تعلیمی اور تربیتی کام انجام دے رہی ہیں۔

ویت نامی مسلمانوں کیلئے ٹریننگ کیمپ

ملیشیا کے ایک اسلامی و رفاہی ادارہ نے ویت نام کے مسلمانوں کی آبادکاری کی غرض سے ایک ایسا مہاجر کیمپ قائم کیا ہے، جس میں ویت نام سے ہجرت کر کے آنے والے نئے مسلمانوں کے لئے زندگی گذارنے کی تمام ضروریات مہیا کی گئی ہیں، واضح رہے کہ مذکورہ ویت نامی مسلمان ملیشیا منتقل ہونے کے بعد مقامی دعوتی ادارہ مسلم یوتھ موومنٹ کی کوششوں سے دائرۂ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، چنانچہ اب تک تقریباً ڈیڑھ سو ویت نامی باشندوں نے اسلام قبول کر لیا، ملیشیا کے اس ادارہ نے نومسلموں کی تربیت کے لئے اسلامک سائنس، کمپیوٹر اسٹڈیز اور حفظ قرآن کی سہولت فراہم کی ہے، اس سلسلہ میں متعدد مسلمان مبلغین نے ان ویت نامی مسلمانوں کی بستیوں میں دعوتی مہم شروع کر دی ہے تاکہ ان نئے مسلمانوں کے ساتھ تعلق کو مضبوط کیا جائے اور ان کو اسلامی غذا پہونچائی جا سکے۔

چین یونیورسٹی کی خاتون پروفیسر کا قبول اسلام

چین یونیورسٹی کی ایک خاتون پروفیسر جو ایک ماہر مصور اور PLASTIC ARTIST ہیں، ان کا نام YOUNG MINGH تھا، اسلام لانے کے بعد ان کا نام FATIMA YOUNG رکھا گیا ہے۔ المجلۃ العربیۃ (ARABIC MAGAZINE) کے مطابق ینگ نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ وہ قرآنی آیات سے بہت متاثر ہوئیں اور اسلام قبول کرنے کا ارادہ کر لیا پھر ایک دن ان کی زندگی میں ایسا آیا کہ وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں، ان کا کہنا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد

باقی صـ۲۲ پر

بلا تبصرہ

۴ اور ۵ اگست کی درمیانی رات بارہ بجکر دس منٹ ہوئے تھے کہ بابری مسجد کی جگہ طاقت وکثرت کے زعم میں تعمیر غیر قانونی رام مندر کے احاطہ میں آسمان کی بلندیوں سے زبردست بجلیاں ٹوٹ پڑیں۔ انتہائی زوردار دھماکوں اور خوفناک کڑک کی گونج سے پورا ماحول دہشت زدہ ہوگیا۔ بے انتہا دہشت ناک آوازوں کے تسلسل نے وہاں موجود تمام افراد کو خوفزدہ کردیا

ان زوردار دھماکوں کے ساتھ پورے احاطہ میں گھٹاٹوپ اندھیرا چھاگیا ہر شخص کا دل اچھل کر حلق میں اٹک گیا۔ لوگ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے ان کی قوت گویائی اور قوت سماعت کچھ دیر کیلئے مفلوج ہوگئی۔ اور آنکھوں کے سامنے چکر دار اندھیرا چھاگیا ہر شخص یہ سوچ رہا تھا کہ آج وہ ہوگیا جس کا ڈر تھا۔ انتظامیہ جو پوری طرح چوکس تھی اور پولیس چوکیوں اور ٹاور میں بیٹھے افراد جو ہر لمحہ حالات پر نظر رکھے ہوئے تھے وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے تھے۔ کچھ دیر کے بعد انتظامیہ نے بم دھماکوں کی تحقیقات اور بموں کو ناکارہ بنانے والی ایکسپرٹ ٹیم کو بلایا جس نے بمشکل تمام ٹارچ اور ہیڈلائٹوں کی روشنیوں میں پورے احاطہ کا معائنہ کیا لیکن وہاں انہیں اس قسم کی کوئی چیز دستیاب نہ ہوسکی۔ سرچ ٹاور پر تعینات پولیس جو ابھی تک اپنے ہوش وحواس بحال نہیں کرسکی تھی اس نے تھوڑی دیر بعد یہ رپورٹ دی کہ ایکدم آسمان سے زبردست کڑک دار بجلیاں کوندیں اور احاطہ میں چاروں طرف ٹوٹ پڑیں یہ زبردست دھماکوں اور آسمانی برق کے وولٹیجز اس قدر تیز تھے کہ پورا بجلی کا نظام مفلوج ہوگیا جس کی وجہ سے خوفناک اندھیرا چھاگیا۔

مصدقہ اطلاعات کے مطابق آسمانی برق بجلی کے کھمبوں میں اترگئی، اور تمام بجلی کے تار، سرکٹ کیمرے ٹیلی ویژن اور دوسرے الیکٹرانک تفتیشی آلات جو لاکھوں روپیوں کی مالیت کے تھے لمحہ بھر میں جل کر خاکستر ہوگئے پوری رات دہشت وخوف کا ماحول قائم رہا۔ احاطہ میں موجود تمام افراد اپنی جان بچاکر بھاگ گئے اگلے روز صبح احاطہ میں ایک پراسرار خاموشی اور دہشت ناک سناٹا دیکھنے میں آیا، تادم تحریر ابھی وہاں کا مفلوج نظام صحیح نہیں ہوسکا ہے۔ لوگوں میں دہشت اور خوف ابھی بھی قائم ہے ان کے دل کی دھڑکنیں اس منظر کے تصور سے اپنا توازن کھو بیٹھی ہیں۔ اس لیے وہاں مبینہ "رام للا" کا درشن کرنے والے عقیدت مند بھی جانے سے ڈر رہے ہیں اجودھیا میں موجود معمر افراد نے بتایا کہ ماضی میں کبھی بھی انھوں نے یہاں اس طرح کا حادثہ نہیں دیکھا اور نہ ہی سنا۔

اجودھیا میں آج کل "ساون میلہ" چل رہا تھا جس کی وجہ سے اور دنوں کے مقابلوں میں وہاں بہت زیادہ بھیڑ تھی۔ ۴ اگست تک ہزاروں افراد وہاں میلہ میں موجود تھے اور پوجا وغیرہ میں مصروف تھے لیکن اس واقعہ کے بعد لوگ وہاں سے چلے جانے میں ہی عافیت سمجھ رہے ہیں، پولیس نیم فوجی دستے اور تفتیشی آلات کے ذریعہ وہاں حفاظت کا زبردست انتظام تھا ہر لمحہ چوکسی، تفتیش اور تلاشی کا کام الیکٹرانک آلات کے ذریعہ ہو رہا تھا۔ کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لیے وہاں جدید آلات اور طاقت کا بھرپور انتظام تھا۔ لیکن اس کو کیا کہا جائے کہ آفت قہر بن کر آسمان کی بلندیوں سے نازل ہوئی اور تمام نظام لمحہ بھر میں درہم برہم کردیا۔

ایسے وقت میں انسان کو اپنی کم مائیگی اور کمزور ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ انسان اپنی طاقت اور کثرت کے زعم میں انصاف اور حق کو بالائے طاق رکھ کر ظلم اور بربریت اور بے انصافی کا ماحول بناتا ہے وہ اس وقت یہ بھول جاتا ہے کہ ایک طاقت اور بھی ہے جو سب سے عظیم ہے وہ رب العزت ہے جو تمام کائنات کا خالق ہے۔ اور جو ظالموں اور قاتلوں کو ڈھیل دے کر آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جبکہ وہ مزید گمراہی کے گہرے غار میں گرتے چلے جاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی طاقت اور عظمت سے انسانوں کو چونکاتا رہتا ہے وہ اپنی زبردست قدرت کے ذریعہ انتباہ دیتا ہے

(باقی ص ۲۹ پر)

Photo Copying System

تمام ماڈلوں میں دستیاب:

CANON mita

رابطہ قائم کریں:

آر۔ یو۔ خان "فاسٹ پرنٹ شاپ" ۳ ودھان سبھا مارگ حضرت گنج لکھنؤ فون نمبر 22 0373

رجسٹرڈ سپلائر:

انڈین ٹونرس اور ڈیولپرس لمیٹڈ، برائے: میٹاکیفی، توشیبا، شارپ اور سیلکس مشینیں۔

سوال وجواب

محمد طارق ندوی

س:۔ اگر حج کی تیاری مکمل ہو اور لڑکی کی منگنی ہوجائے تو کیا وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حج نہیں کرسکتی ہے؟

ج:۔ ضرور کرسکتی ہے۔

س:۔ خاوند کا انتقال ایسے وقت میں ہو کہ حج کے وقت تک اس کی عدت پوری نہ ہوتی ہو تو وہ حج کی بابت کیا کرے؟

ج:۔ عدت پوری ہونے سے پہلے حج کا سفر نہ کرے۔

س:۔ کسی کے ذمہ مسجد کے حقوق ہوں تو کیا متولی اسے معاف کرسکتا ہے یا نہیں؟

ج:۔ متولی کو معاف کرنے کا حق نہیں ہے۔

س:۔ کیا مدرسہ کی تعمیر کے لیے غیر مسلم سے مدد لے سکتے ہیں؟

ج:۔ مدد لے سکتے ہیں۔

س:۔ ہمارے یہاں گوبر کو سکھا کر جلاتے ہیں جب وہ جل کر راکھ ہوجائے تو وہ پاک ہے یا ناپاک؟

ج:۔ گوبر جل کر راکھ ہوجائے تو اس کی حقیقت ماہیت نام اور صفت وغیرہ سب بدل جاتی ہے لہٰذا راکھ پاک سمجھی جائے گی۔

س:۔ قرآن کی قسم شرعی طور پر معتبر ہے یا نہیں؟

ج:۔ قرآن پاک کی قسم معتبر ہے اور توڑنے والے پر کفارہ دینا واجب ہوگا۔

س:۔ کیا بیوہ عورت عدت کے دنوں میں شادی میں شرکت کرسکتی ہے؟

ج:۔ دن میں شرکت کرسکتی ہے رات میں قیام نہیں کرسکتی ہے۔

س:۔ کیا محراب مسجد کے سیدھ میں دروازہ ہونا ضروری ہے؟

ج:۔ محراب کے سیدھ میں سامنے دروازہ ہونا لازمی نہیں ہے۔

س:۔ کسی سنت کا مذاق اڑانا کیسا ہے؟

ج:۔ سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کا نام ہے۔ حضور کی سنت کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

س:۔ غسل بیٹھ کر کرنا اولیٰ ہے یا کھڑے ہوکر؟

ج:۔ بیٹھ کر غسل کرنا اولیٰ ہے کیونکہ اس میں ستر زیادہ ہے۔

س:۔ اگر نماز جنازہ تیار ہو اور وضو کرنے لگے تو نماز ختم ہوجانے کا خطرہ ہو تو کیا تیمم کرکے نماز جنازہ میں شریک ہوسکتے ہیں؟

ج:۔ ہاں تیمم کرکے نماز جنازہ میں شریک ہوجائے۔

س:۔ کیا بیٹھ کر اذان دے سکتے ہیں؟

ج:۔ بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے۔

س:۔ کسی نے غفلت سے اذان کے ساتھ جواب نہیں دیا اور اذان ختم ہوگئی تو کیا اب پوری اذان کا جواب دے سکتا ہے؟

ج:۔ ہاں اگر اذان کے بعد زیادہ وقت نہیں گزرا ہے تو جواب دینا بہتر ہے۔

س:۔ ایک صاحب کچھ کاروبار کرنا چاہتے ہیں ان کا ارادہ ہے کہ وہ ویڈیوگرافی اور کیمرہ سے تصویر کشی کرنا شروع کریں۔ ایسا کرنا شرعاً کیسا ہے؟

ج:۔ ویڈیو کیمرہ سے ذی روح کی فلم بنانا اور کیمرہ سے تصویر کشی کرنا جائز نہیں ہے کمائی حلال نہ ہوگی۔ ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون۔

•••

قنوج کے قدیم مشہور ومعروف کارخانہ سے تیار کردہ خوشبودار عمدہ واعلیٰ عطریات "شمامۃ العنبر، عطر گلاب، روح خس، عطر موتیا، عطر حنا، عطر گل، عطر کیوڑہ اس کے علاوہ فرحت بخش، دیرپا خوشبو ہول سیل ریٹ پر ملتے ہیں۔

ایک بار آزما کر خدمت کا موقع دیں۔

فون نمبر: ۳۴۴۵

محمد یٰسین محمد یامین تاجران عطر

ایکسپورٹر اینڈ امپورٹر۔ قنوج۔ یوپی

آئیڈیل پرفیوم سینٹر (پرائیوٹ لمیٹڈ) قنوج

مطالعہ کی میز پر

تبصرے کیلئے کتابوں کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے!

محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی

نام کتاب: منتخب تعبیرات
مؤلف: مولانا علاء الدین ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
صفحات: ١٩٠، سرورق: خوبصورت
سائز: ١٨×٢٢/٨، قیمت: ساٹھ روپے
ملنے کا پتہ: مکتبہ ندویہ پوسٹ بکس ٩٣ ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ ٢٢٦٠٠٧

کسی بھی زبان کو صحیح طریقہ سے بولنے اور لکھنے کے لئے اس کے قواعد اور اصول کو جاننے کے علاوہ اہل زبان کی لکھی ہوئی یا بولی ہوئی چیزوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے زبان کے ماہرین برابر یہ ہدایت کرتے رہے ہیں کہ اہل زبان کو بولتے ہوئے سنو اور ان کی لکھی ہوئی چیزوں کو پڑھو۔

عربی زبان جو قرآن وحدیث اور جنت کی زبان ہے۔ یہ زبان اپنی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ ساتھ بڑی شیریں، سلیس اور خوبصورت ہے اس کی ترکیبیں بڑی دلآویز ہوتی ہیں، اس کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ غیر زبانوں کے الفاظ کو اپنے قالب میں ڈھال لینے اور بدل کر خوبصورت شکل دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی ہے۔ عربی زبان میں گہرائی بھی ہے اور گیرائی بھی، اس کا پیرایہ بیان بڑا دلکش اور مؤثر ہے اس کو سیکھنے اور سکھانے کے طریقے سادہ اور آسان ہیں۔

پیش نظر کتاب میں عربی زبان وادب کی منتخب تعبیرات، ضرب الامثال، اسلامی ثقافت کے آداب، اسلامی رسائل کی سرخیاں، قدیم عربی امثال وحکم، قرآنی تعبیرات، تحریر وتالیف اور تصنیف سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مضمون نگاری کا طریقہ اور مرحلہ وار مطالعہ کی افادیت اور اردو اشعار کو عربی زبان وادب کے قالب میں ڈھالنے کی ترکیب کے علاوہ عربی زبان کے بہت سے محاورے، جملے، عبارتیں اور مضمون لکھنے کے وہ گر اور اصول بھی بیان کئے گئے ہیں جو عربی زبان کے ماہرین نے بتائے ہیں۔ جن پر عمل کرکے اچھا ترجمہ اور اچھا مضمون لکھنے کی صلاحیت پیدا ہوسکتی ہے۔ یہ کتاب عربی زبان وادب کے طلباء کے لئے بے حد مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے عربی زبان وادب کا شوق رکھنے والے طلباء کو استفادہ کی توفیق دے اور صاحب کتاب کو ان کی اس محنت کا اجر جزیل عطا فرمائے۔

نام کتاب: حقوق معاشرت
افادات: مولانا اشرف علی تھانویؒ
مرتب: مفتی محمد زید مظاہری ندوی
صفحات: ٢٠٨، قیمت: 30/-
سائز: ١٨×٢٢/٨
ملنے کا پتہ: ندوی بکڈپو۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

رشتۂ ازدواج (میاں بیوی کا رشتہ) اللہ تعالیٰ کے بڑے انعامات میں سے ہے، یہی وہ رشتہ ہے جو انسان کی زندگی بنانے اور سنوارنے والا ہے، اور یہی وہ نعمت ہے جس کی بدولت انسان کو اس دنیا میں سکون حاصل ہوتا ہے۔

لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ شادی ہوتے ہی خانہ آبادی کی دیر نہیں کہ اس نعمت کے حاصل ہوتے ہی خانہ بربادی شروع ہوجاتی ہے، اور بے دینی کے سبب شوہر بیوی، ساس بہو، ماں بیٹا، سسر بہو اور گھر کے دوسرے افراد کے درمیان ایسی نامناسب باتیں وجود میں آنے لگتی ہیں کہ بس اس گھر کا خدا حافظ۔

اگر شریعت اسلامی کی روشنی میں گھریلو زندگی گذاری جائے تو یقیناً اس گھر کے اندر دنیا میں ہی جنت کا مزہ آنے لگے گا۔

زیر نظر کتاب "حقوق معاشرت" میں میاں بیوی کے حقوق اور آپسی نباہ کا طریقہ، شادی کے بعد علیحدہ رہنے یا نہ رہنے کی تفصیل، میاں بیوی کے باہمی تعلقات، آپسی نااتفاقیاں، ساس بہو کے جھگڑے اور ان کا آسان علاج، ایسے گر جس سے میاں بیوی میں کبھی لڑائی نہ ہو، بدمزاج عورتوں پر صبر کی فضیلت، طلاق کی مذمت اور اس کی ضرورت، اور اس کے علاوہ بہت سے معاشرتی مسائل کو اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام وملفوظات سے جمع کیا گیا ہے، یہ کتاب شادی شدہ مردوں اور عورتوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

دعائے مغفرت

تعمیر حیات کے قاری عبدالرزاق صاحب کی والدہ محترمہ کا پالنپور گجرات میں ١٥ اگست ١٩٩٨ء کو انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

جامعہ ازہر مصر میں تین ماہ

مشاہدات وتاثرات

(گیارھویں قسط)

محمد خالد ندوی غازی پوری۔

ڈکتور عبدالخالق صاحب:

لاہور کی بادشاہی مسجد کے سابق امام مولانا عبدالقادر صاحب زید لطفہٗ کے چھوٹے بھائی ہیں، ابتدائی تعلیم لاہور میں ہوئی فراغت جامعہ اشرفیہ لاہور سے حاصل کی، تجارت کے ساتھ تعلیم کا مزید شوق ہوا تو مصر چلے آئے۔ اور ایک عرصہ تک رہ کر جامعہ ازہر سے پی. ایچ. ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اور وہیں السنہ مشرقیہ کے اردو ڈپارٹمنٹ میں پروفیسر ہوئے بڑے زندہ دل انسان ہیں مطالعہ وسیع اور معلومات متنوع اور علم گہرا ہے کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کا اہم کارنامہ تبلیغی جماعت کا وہ ہمہ گیر تعارف ہے جس پر گیارہ جلدیں عربی زبان میں شائع ہوچکی ہیں اپنی تصنیفات کا ایک پورا سیٹ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم کی خدمت میں دینے کے لیے پیش کیا اور ایک سیٹ راقم سطور کو بھی عنایت کیا زمین دوز ٹرین میٹرو کے اسٹیشن "الملک الصالح" کے پڑوس میں واقع ایک عمارت کی چوتھی یا پانچویں منزل کی ایک فلیٹ میں رہتے ہیں چند دنوں میں پاکستان واپسی کا پروگرام تھا۔ اس لیے ملاقات کی خواہش ہوئی، مولوی مبین الدین ندوی بھوپالی ان سے بہت قریب تھے۔ ان کی معرفت ہی ان کے پاس جانا ہوا۔ ان کی اہلیہ ایک مصری ہیں۔ ایک بچی بھی ہے۔ پہلی بیوی پاکستانی ہیں جو پاکستان ہی میں رہتی ہیں۔ چند دنوں میں کئی بار ملاقاتیں ہوئیں۔ ہشاش بشاش مرنجان مرنج اور مجلسی آدمی ہیں۔ گفتگو بے تکلف کرتے ہیں۔ ناقدانہ مزاج ہے۔ پاکستانی علماء کی آپسی چشمکوں سے بہت نالاں معلوم ہوئے، کہنے لگے کہ عالم اسلام میں صرف ایک ہی عالم ہیں اور وہ "مولانا سید ابوالحسن علی ندوی" ہیں۔ حضرت مولانا سے بڑی عقیدت اور محبت کا اظہار فرماتے تھے۔ چند دنوں کے بعد وہ پاکستان چلے گئے۔ اور اپنے پیچھے یادوں کی قندیلیں فروزاں کر گئے۔ اس مکان میں ایک پاکستانی طالب علم اور دو ہندوستانی طلباء مولوی انیس ندوی، اور مولوی کلیم گوہر ندوی رہتے ہیں۔ ان مذکورہ طلباء کی دعوت پر ایک دفعہ اور اس مکان پر جانا ہوا۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کی بہت یاد آئی۔ ڈاکٹر صاحب ایک شب اپنی چھت کے کھلے ہوئے حصے میں لے گئے۔ اور فرمانے لگے آئیے آپ کو وہ جگہ دکھائیں جہاں حضرت عمرو ابن العاصؓ نے بازی گرگیس کے کنیسہ میں محاصرہ کے وقت قیام فرمایا تھا۔ کھلی ہوئی چھت سے اسلامی فوج کے قیام کا خاکہ سمجھانے لگے اور یہ بھی فرمایا کہ یہ گھر بھی اسی مقام پر واقع ہے جہاں اسلامی فوجوں نے محاصرہ کے دوران کیمپ لگایا تھا۔ (واللہ اعلم)

کمال زورکمی سے ملاقات:

کمال زورکمی ملیشیا کے رہنے والے ندوہ کے سابق طالب علم ہیں، ندوہ سے عالمیت کرنے کے بعد ازہر کی کلیۃ الدعوۃ میں زیر تعلیم ہیں ندوہ میں اصول حدیث کی مشہور کتاب "نخبۃ الفکر" راقم سطور سے پڑھی ہے۔ اس نسبت سے کئی دفعہ ملنے آئے۔ مدینۃ النصر میں ایک فلیٹ لے کر رہتے ہیں قاہرہ میں کمرہ کرایہ پر نہیں ملتا بلکہ پورا فلیٹ ملتا ہے۔ اور اس میں ضرورت کی ساری چیزیں، پلنگ، بیڈ، فریج، صوفا سیٹ ٹیلیفون، اور ٹیلی وی کی بھی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ان سہولتوں کے اعتبار سے کرایہ بھی گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ لہٰذا ازہر کے بیرونی طلباء خصوصاً جو نئے ہوتے ہیں انھیں شہر میں اقامت کرنی پڑتی ہے، جس کی وجہ سے طلباء پریشان بھی رہتے ہیں، معمولی سے معمولی فلیٹ، تقریباً ڈھائی ہزار تین ہزار ماہانہ کرایہ سے کم پر دستیاب نہیں ہوتا۔ اس معاملہ میں ملیشیاء کی حکومت کا رول اپنے طلباء کے تعلق سے بہت ہی ہمدردانہ ہے۔ ملیشین طلباء اسی لیے مدینۃ البعوث میں نہیں رہتے تو وہاں کی حکومت نے مدینۃ النصر میں بڑے بڑے کثیر منزلہ رہائشی کمپلکس بنا رکھے ہیں، جہاں ملیشیا کے طلباء اور طالبات دونوں کی الگ الگ رہائش کا نظم ونسق کیا گیا ہے، جن کی تعداد کئی ہزار ہے، ان کے تحفظ کے لیے چوکیدار وغیرہ بھی رہتے ہیں قیام کی سہولت مفت ہے۔ مزید برآں ہر طالب علم کو کم سے کم انڈین دس ہزار روپے ماہانہ خرچ کے لیے ملتے ہیں۔ لہٰذا یہ طلباء دیگر طلباء کے مقابلہ میں بڑے فارغ البال نظر

آئے۔ ان کی جمعیت بھی ہے۔ اس میں اپنا وہ پروگرام بھی کرتے رہتے ہیں۔

لیکن ان تمام سہولتوں کے لیے ایک شرط لازمی ہے وہ یہ کہ طالب علم ہر سال دینی تعلیم میں کامیاب ہو" ورنہ اس کی یہ سہولت ختم کردی جاتی ہے۔ کمال زوری کا تعلق دوسرے طبقے سے تھا۔ لہٰذا الگ قیام کا نظم کرنا پڑا تھا۔ مجھے اپنی رہائش گاہ پر وہ لے جانا چاہتے تھے لیکن مضطرب تھے۔ اس لیے کہ کسی داڑھی والے کو کسی شقہ میں جاتے ہوئے اگر پولیس دیکھ لیتی ہے تو کبھی کبھی مکینوں کی جان پر بن آتی ہے تحقیق شروع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہر طرح اطمینان کر لینے کے بعد ان کے یہاں جانا ہوا۔ عمدہ فلیٹ میں وہ اور ان کے ایک اور ساتھی رہتے تھے۔ انھوں نے میرے ساتھ مولوی عرفان اعظمی ندوی اور مولوی مدثر احمد نیپالی ندوی کو بھی دعوت دی تھی۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر علم کی اہمیت اور قاہرہ آنے کے مقاصد پر روشنی ڈالی گئی۔ کمال زوری اردو سمجھ لیتے ہیں اور بولنے کی بھی کوشش کرتے ہیں لیکن ان کا دوست اردو سے بالکل واقف نہیں تھا۔ لہٰذا عربی ہی میں کچھ نصیحت کے کلمات کہنے پڑے۔ بعض اور دوسرے طلباء مولوی ہشام ندوی انڈونیشی اور مولوی محمد شاہد ہارون بنگلہ دیشی نے بھی مختلف مواقع پر دعوتوں کا التزام کیا۔ اس طرح ان کے دیگر رفقاء سے بھی ملاقات و تعارف کا موقع ملا

مولانا ابوالکلام آزاد سینٹر:

ہندوستان کی انڈین ایمبیسی زمالک میں واقع ہے جہاں اور بھی ملکوں کے سفراء اور ان کے قونصل خانے ہیں۔ قاہرہ کے حساس علاقوں میں اسکا شمار ہوتا ہے۔ لیکن ہندوستان کا المرکز الثقافی "جو مولانا ابوالکلام آزاد" کے نام سے موسوم ہے۔ وہ "تحریر" میں واقع ہے۔ تحریر قاہرہ کا ترقی یافتہ اور فیشن ایبل علاقہ ہے۔ زمین دوز ٹرینوں میٹرو کا مرکز دریائے نیل کے حسین ساحل پر واقع ہے، مصر کا قومی میوزیم (جس میں عہد فراعنہ کے تمدنی نمونوں کو سلیقے سے رکھا گیا ہے) اسی جگہ ہے۔ یہی وہ میوزیم ہے جس کے ایک مخصوص حصے میں کئی ممی شدہ لاشیں رکھی ہوئی ہیں۔ زجاجی بکسوں میں ایک لاش فرعونِ موسیٰؑ کی بھی بتائی جاتی ہے۔ فرعون کا نام رمیسس ثانی لکھا ہوا ہے۔ ان آثار اور خصوصاً شاہانِ فراعنہ کی ممی شدہ لاشیں دیکھنے کے لیے سیاحوں کی کثرت سے آمد و رفت ہوتی رہتی ہے "تحریر" کے معنی عربی زبان میں آزادی کے ہیں۔ پہلے اس کو کسی اور نام سے جانا جاتا تھا لیکن جب مصر میں ۱۹۵۱ء میں انقلاب آیا تو مجاہدین آزادی نے اسی چوک میں آزادی کا اعلان اور جشن منایا تھا۔ لہٰذا اسے میدان التحریر کہنے لگے۔ اسی چوک سے قریب مرکزی بازار کے نکڑ پر المرکز الثقافی کا صدر گیٹ ہے۔ اندر کشادہ شاندار عمارت ہے۔ اس کی مرکزی راہداری میں ہندوستانی دیومالائی تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ ایک گوشہ میں مولانا ابوالکلام آزاد اور دیگر قومی رہنماؤں کی روغنی تصویریں دیواروں پر آویزاں ہیں۔ راہداری کے اختتام پر داخلی حصہ میں وہ کمرہ ہے جو المرکز الثقافی کے ڈائرکٹر کا آفس ہے اس کے نیچے ایک ہال بھی بنا ہوا ہے جہاں مختلف قسم کی پارٹیاں ہوتی رہتی ہیں! اسی ہال میں جناب ڈاکٹر احسان صاحب ڈائرکٹر المرکز الثقافی کی جانب سے ہمیں افطار پارٹی کی دعوت دی گئی۔ ہندوستانی طلبا میں مولوی عبدالسمیع ندوی، مولوی وحید احمد ندوی، مولوی انیس ندوی، مولوی کلیم گوہر ندوی، مولوی عزیز ندوی اور دو طالبات جو ضلع مئو یوپی کی رہنے والی مولانا محمد اقبال ندوی کی بھتیجیاں ہیں اور جامعہ ازھر کی کلیۃ البنات میں زیر تعلیم ہیں موجود تھیں۔ بلکہ ہندوستانی طرز کی افطاری انھیں دو بچیوں نے تیار کیا تھا۔ اور غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ ہندوستانی طرز کی افطاری اور کھانے کی دعوت میں شریک ہو رہے تھے۔

ڈاکٹر احسان صاحب جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ چار سال سے مصر میں قیام پذیر ہیں اس سال جون کے اختتام تک ان کی مدت کارکردگی ختم ہو جائے گی

ڈاکٹر صاحب بڑے خلیق وضعدار اور منکسر مزاج ہیں قاھرہ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے جانے والے طلباء کی بڑی معاونت فرماتے ہیں، مئو کی ان دو بچیوں کو ویزا نہیں مل رہا تھا۔ اور یہ بہت پریشان تھیں، قریب تھا کہ انھیں وطن واپس لوٹنا پڑتا۔ لیکن ڈاکٹر احسان صاحب کی حکمت عملی سے

باقی ص ۱۶ پر

بمبئی میں
اعلیٰ معیاری مٹھائی: بیکری مصنوعات
خصوصی مصنوعات
ڈرائی فروٹ، انجیر برفی، انلاطون، پائناپل برفی، مینگو برفی، بادامی حلوہ، کاجو قتلی، کاجو رعل، گلاب جامن وغیرہ
شیرینی دنیا کا تاج۔
تاج کی مٹھائیاں
کرافٹ مارکیٹ جنکشن ۳۰۱ کرناک روڈ بمقابل کرافٹ مارکیٹ، بمبئی ۔ ۴۰۰۰۰۳
فون نمبر: ۳۴۲۱۵۷۸ –

کھل جائیں گے اسرار ذرا دیکھ تو قرآں

از قلم: قیصر صدیقی ندوی

کس واسطے بھولا ہے تو سرکار کا فرماں
حیرت ہے تری نیند پہ اے مرد مسلماں

ٹی وی کا جو دنیا پہ یہ زہریلا اثر ہے
ٹی وی کے جو دلدادہ ہیں کب ان کو خبر ہے
کمبخت شیاطین کی ایماں پہ نظر ہے
ہستی کی تباہی کا نہ اللہ کا ڈر ہے
کھول آنکھ ذرا ہوش میں آ دیکھ تو ناداں
حیرت ہے تری نیند پہ اے مرد مسلماں

انسان بنا آج کے فیشن کا نشانہ
ہر سمت ملا ہونٹوں پہ بے ہودہ ترانہ
لٹتا نظر آنے لگا ایماں کا خزانہ
شیطان سے بدتر ہوا انساں کا فسانہ
کھل جائیں گے اسرار ذرا دیکھ تو قرآں
حیرت ہے تری نیند پہ اے مرد مسلماں

جس سمت نظر ڈالیئے بس عیش و طرب ہیں
قربانِ جہاں داری ہیں یہ لوگ عجب ہیں
پرچم یہ ہر اک گھر میں شیاطین کے نصب ہیں
ان سب سے بہت دور ہیں جو بندۂ رب ہیں
ایمان کی دولت ہیں لیے صاحبِ ایماں
حیرت ہے تری نیند پہ اے مرد مسلماں

غیروں کا ہوا کس لیے شرمندۂ احساں
کیا آرزو باقی ہے نہیں کون سا ساماں؟
ہر صفحہ پہ تعریف کرے تیری یہ قرآں
سرکار کا ہر قول و عمل لعل بدخشاں
گر ان پہ عمل آپ ہی ٹل جائیں گے طوفاں
حیرت ہے تری نیند پہ اے مرد مسلماں

کچھ پھول گلستاں میں ہیں غنچے بھی کلی بھی
اس طرح ہیں واللہ یہ اصحابِ نبی بھی
صادق بھی ہیں، عادل بھی ہیں، حیدر بھی غنی بھی
ان ہی سے چمکتے ہیں یہ کوچے گلی بھی
مانند ستاروں کے ہیں گلشن ہیں بداماں
حیرت ہے تری نیند پہ اے مرد مسلماں

جو درد ہے سینے میں اسے کیسے دکھائیں
کس طرح زمانے کو مصیبت سے بچائیں
جو حکم خدا کا ہے وہ سینے سے لگائیں
خود چل کے زمانے کو اسی رہ پہ چلائیں
ہر فرد ہے ملت کا بہت آج پریشاں
حیرت ہے تری نیند پہ اے مرد مسلماں

ٹی وی کی محبت سے مروت سے گزر جا
بخشی ہوئی مغرب کی عنایت سے گزر جا
اس جھوٹے تمدن کی اطاعت سے گزر جا
دیں کے لیے ہر ایک قیامت سے گزر جا
ممکن ہے کہ مل جائے تجھے رب کا بھی عرفاں
حیرت ہے تری نیند پہ اے مرد مسلماں

یہ دورِ تعصب ہے قیامت سے بھی بدتر
رستے ہی میں لٹ جاتے یہاں قافلے اکثر
رو رو کے ہر اک فرد سے کہتا ہے یہ قیصر
اسلام کی تعلیم سے دوری ہوئی کیوں کر
افسوس صد افسوس ترے حال پہ ناداں
حیرت ہے تری نیند پہ اے مرد مسلماں

بقیہ: بلا تبصرہ

اور انسانوں کو اپنی نشانیاں دکھا کر ان کو سوچنے اور اپنے غلط طرز عمل کو تبدیل کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کے تئیں انسانوں سے فکر و تدبر کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور جو انسان اس کی عظمت و قدرت اور اس کی صناعی و شاہکار اور اس کی وہ نشانیاں جو دلوں پر ہیبت و خوف یا سرور و کیف اور روح کی بالیدگی عطا کرتی ہیں۔ اگر وہ ان کو ذرہ برابر بھی غور کریں اور دل و دماغ کی پرخلوص دھڑکنوں میں محسوس کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا کرتا ہے، اور جو سب کچھ دیکھنے کے بعد تمام ثبوت و دلائل کے باوجود اپنی ہٹ دھرمی اور بے ایمانی پر قائم رہتا ہے ان کے لیے رسوائی ہے، عذاب ہے، اس لیے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ پورے ملک کی سیاسی، معاشی، اور سماجی صورت حال ظلم کرنے والوں کے لیے عالمگیر رسوائی کا سبب بن رہی ہے۔

(نئی دنیا۔ ۲۵ر اگست ۱۹۹۸ء)

اعلیٰ معیاری، عمدہ اور لذیذ مٹھائی کی مشہور دکان
حراء سوئیٹس (بمبئی)
خاص طور پر صبح ناشتہ میں لذیذ حلوہ و پراٹھا اور شام کو نمکین و میٹھے سموسے کے لیے تشریف لائیں
اس کے علاوہ مختلف قسم کی دیسی مٹھائیاں ہر وقت کفایتی داموں پر دستیاب ہیں۔
پتہ:
اندریا اسٹریٹ چوکی محلہ نزد مستان تالاب ناگپاڑہ بمبئی ۸

سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے امارت شرعیہ کی اپیل

صوبہ بہار ہولناک سیلاب کی زد میں ہے ایک کروڑ افراد متاثر، سیکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں انسان کھلے آسمان کے نیچے، بھوکے پیاسے اعانت کے منتظر ہیں، انسانی فریضہ ہمیں پکار رہا ہے کہ ہم ضرورت مندوں کی امداد کریں۔

اس وقت بہار کے ۲۳ر اضلاع میں ہولناک سیلاب کی تباہی آئی ہوئی ہے۔ اس سے ایک کروڑ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ لاکھوں افراد سڑکوں کے کنارے، کھلے آسمان کے نیچے، شدید بارش یا تیز دھوپ میں بھوکے پیاسے زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں، سیلاب کی نذر ہوکر مرنے والوں کی تعداد دو سو کے قریب پہونچ گئی ہے۔ اب کہیں کہیں وبائی امراض کے پھیلنے کا بھی اندیشہ ہوگیا ہے۔ مٹی کے مکانات، اور چھوٹے بڑے پھوس کے چھپر سیلاب سے بیٹھ گئے ہیں، سرکاری امداد واقعات کی ہولناکی اور وسعت کے اعتبار سے قطعی ناکافی ہے گذشتہ دس برسوں میں یہ سب سے بڑا سیلاب آیا ہے۔

ان حالات میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مصیبت زدہ انسانوں کی مدد اور انسانیت کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں۔ اور بحیثیت خیرات جو فریضہ اللہ نے ہمارے اوپر عائد کیا ہے اس فرض سے ہم عہدہ برآ ہوں۔

یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم سبھی انسانوں کی خدمت کے لئے آگے آئیں۔ امارت شرعیہ بہار واڑیسہ نے کام شروع کر دیا ہے۔ مختلف علاقوں میں کام کے لئے مختلف ٹیمیں بنا دی گئی ہیں جو اپنے وسائل کے مطابق کام شروع کر چکی ہیں۔ فوری ضرورت کے لئے کھانے، کپڑے، اور دواؤں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں تمام لوگوں سے بالخصوص امارت شرعیہ کے مخلصین، نقباء و ہمدردان سے اپیل ہے کہ وہ آگے آئیں۔ مقامی طور پر نوجوان اس خدمت کے لئے منظم ہوں۔

اس موقع پر ملک کے اہل خیر سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس اہم خدمت میں ہاتھ بڑھائیں، اس پر لاکھوں لاکھ روپے کا خرچ ہے، خود اپنی طرف اور دیگر اہل خیر کی طرف سے زیادہ سے زیادہ رقم جمع کرکے "ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ" کے نام ارسال کریں، اور چیک اور ڈرافٹ پر صرف لکھا جائے۔

ناظم:
بیت المال امارت شرعیہ
پھلواری شریف پٹنہ

NAZIM
BAITUL MAL
IMARAT-E- SHARIAH
PATNA

نظام الدین
ناظم امارت شرعیہ بہار واڑیسہ پھلواری شریف، پٹنہ

بمبئی کے قارئینِ "تعمیر حیات" سے

بمبئی کے قارئینِ "تعمیر حیات" حضرات سے گذارش ہے کہ "تعمیر حیات" کے سلسلہ میں رقم جمع کرنے یا خریدار بننے کے سلسلہ میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ وہاں ان کو رقم جمع کرنے کی رسید مل جائے گی۔

ALAUDDIN TEA
Tea Merchants
44, Haji Building,
S. V. Patel Road, Null bazaar, Bombay-400 003
Tele. : Add Cupketle Tel. : 3762220/3728708
Tel. (R) 3095852

۲۴ نمبر اور ۱۲ نمبر کی اسپیشل چائے حاصل کیجئے۔

عمدہ کاغذ، رعایتی قیمت، بہترین سائز۔

حرمین
اردو کاپی

NOTE BOOK

-: ملنے کا پتہ :-
مکتبہ الحرمین مسجد مرکز والی ڈاکٹر بی این درمار روڈ امین آباد لکھنؤ۔

مذکورہ بالا پتے سے تعمیر حیات جاری کرا کے رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ صبح ۹ر بجے سے رات ۸ر بجے تک۔

فون نمبر: ۲۱۶۹۵۷ ۰ ۔۔۔

سب سے بڑا اندھاپن

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں ایک نماز کے بعد ایک مختصر اور ایسا جامع وعظ فرمایا جو رہنما خطوط کی حیثیت رکھتا ہے اس لیے عام فائدہ کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ پاک کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا۔

"ہر ایک کلام میں صدق میں بڑھ کر اللہ کی کتاب ہے، سب سے بڑھ کر بھروسہ کی بات تقویٰ کا کلمہ ہے، سب ملتوں سے بہتر ملت ابراہیم (علیہ السلام) کی ہے، سب طریقوں سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے سب باتوں پر اللہ کے ذکر کو شرف ہے، سب بیانات سے پاکیزہ تر یہ قرآن ہے۔ بہترین کام اولو العزمی کے کام ہیں، امور میں بدترین امر وہ ہے جو نیا نکالا گیا ہو۔ انبیاء کی روش سب روشوں سے خوب تر ہے۔ شہیدوں کی موت موت کی سب قسموں سے بزرگ تر ہے۔ سب سے بڑھ کر اندھاپن وہ گمراہی ہے جو ہدایت کے بعد ہو جائے۔ علموں میں وہ علم اچھا ہے جو نفع دہ ہو۔ بہترین روش وہ ہے جس پر لوگ چل سکیں۔ بدترین کوری (اندھاپن) دل کی کوری ہے، بلند ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ تھوڑا اور کافی مال اس بہتات سے اچھا ہے جو غفلت میں ڈال دے۔ بدترین معذرت وہ ہے جو جان کنی کے وقت کی جائے، بدترین ندامت وہ ہے جو قیامت کی ہوگی، بعض لوگ جمعہ کو آتے ہیں دل پیچھے لگے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کا ذکر کبھی کبھی کیا کرتے ہیں۔ سب گناہوں سے عظیم تر جھوٹی زبان ہے، سب سے بڑی تونگری دل کی تونگری ہے۔ سب سے عمدہ توشہ تقویٰ ہے، دانائی کا راز یہ ہے کہ خدا کا خوف دل میں ہو۔ دل نشین ہونے کے لیے بہترین چیز یقین ہے۔ شک پیدا کرنا کفر کی شاخ ہے۔ بین سے رونا جاہلیت کا کام ہے، چوری کرنا غارت جہنم کا سامان ہے۔ بدمست ہونا آگ میں پڑنا ہے، شعر ابلیس کا (حصہ) ہے۔ شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔ بدترین روزی یتیم کا مال کھا جانا ہے سعادت مند وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پکڑتا ہے۔ اصل بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی سے بدبخت ہو، عمل کا سرمایہ اس کا بہترین انجام ہے، بدترین خواب وہ ہے جو جھوٹا ہے۔ جو بات ہونے والی ہے وہ بہت قریب ہے، مومن کو گالی دینا فسق ہے، مومن کو قتل کرنا کفر ہے، مومن کا گوشت کھانا (اس کی غیبت کرنا) اللہ کی معصیت ہے، مومن کا مال دوسرے پر ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ اس کا خون جو خدا سے استغنا کرتا ہے خدا اسے جھٹلاتا ہے جو کسی کا عیب چھپاتا ہے خدا اس کے عیوب چھپاتا ہے۔ جو معافی دیتا ہے اسے معافی دی جاتی ہے۔ جو غصہ کو پی جاتا ہے خدا اسے اجر دیتا ہے۔ جو نقصان پر صبر کرتا ہے خدا اسے اجر دیتا ہے، جو چغلی کو پھیلاتا ہے۔ خدا اس کی رسوائی عام کر دیتا ہے۔ جو صبر کرتا ہے خدا اسے بڑھاتا ہے۔ جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے خدا اسے عذاب دیتا ہے، پھر تین مرتبہ استغفار پڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ کو ختم فرمایا۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تازہ ترین تصنیف سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے۔

(بقیہ) مکارم اخلاق

جب تم سے کوئی شخص آکر کسی کی شکایت کرے کہ فلاں نے میری دونوں آنکھیں نکال لیں اور واقعہ میں بھی اس کی دونوں آنکھیں نکلی ہوئی ہوں تو اس وقت تک اس کے متعلق کوئی رائے قائم نہ کرو جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو کیا خبر ہے کہ اس نے خود پہل کی ہو اور چار آنکھیں نکال دی ہوں (صدقات ص۳)

علم اور مال کا موازنہ

امام ابن القیمؒ نے علم اور مال کے درمیان مندرجہ ذیل موازنہ پیش کیا ہے۔

۱۔ علم انبیاء کی میراث ہے جبکہ مال بادشاہوں اور امیروں کی وراثت ہے۔

۲۔ علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے جبکہ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے بجز صدقہ کے۔

۳۔ علم صاحب علم کا ہمیشہ رفیق رہتا ہے یہاں تک کہ قبر میں بھی ساتھ ہوتا ہے اور مال موت کے وقت الگ ہو جاتا ہے بجز صدقۂ جاریہ کے۔

۴۔ علم صاحب علم کی حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی حفاظت خود صاحب مال کو کرنی پڑتی ہے۔

۵۔ مال نیک و بد اور مسلم و کافر سب کو ملتا ہے البتہ علم (نافع) صرف مومنین صالحین کو حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ علم مال پر حکمرانی کرتا ہے گویا علم حاکم ہے اور مال محکوم ہے۔

۷۔ عالم کی قدر و منزلت خود ہوتی ہے۔ جبکہ مالدار کی قدر و قیمت اس کے مال کی وجہ سے ہوتی ہے